اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ
القرآن الحکیم ۲:۲۵۸

ظہور ۱۴۰۳ہش
اگست ۲۰۲۴ء

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ
Al-Nur Online, USA

عالمی بیعت ۲۰۲۴ء

نادانستہ زیادتی کا اعتراف اور دعائے بخشش

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دو جھگڑنے والوں کو چھڑاتے ہوئے ایک شخص ہلاک ہوگیا تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے موسیٰؑ کو معاف کر دیا۔

رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ

(سورۃ القصص: 17)

اے میرے ربّ! میں نے اپنی جان کو تکلیف میں ڈال دیا ہے پس تو میرے اس فعل پر پردہ ڈال دے۔

حصولِ مغفرت اور رحمت کی دُعائیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے غیر حاضری کے دوران جب بنی اسرائیل نے بچھڑے کو معبود بنالیا تو حضرت موسیٰؑ واپس تشریف لا کر اپنے نائب اور جانشین بھائی ہارون سے سخت خفا ہوئے اور قوم کو بھی سرزنش کی جس پر آپ کی قوم نے نادم ہو کر یہ دعا کی جسے "قوم موسیٰ کی دعائے توبہ" بھی کہہ سکتے ہیں۔

لَئِنۡ لَّمۡ یَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَیَغۡفِرۡ لَنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۝

(سورۃ الاعراف: 150)

(انہوں نے کہا) اگر ہمارا ربّ ہم پر رحم نہ کرے گا اور ہمیں معاف نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اسی موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارونؑ اور اپنے لیے مغفرت کی یہ دعا کی:

رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِاَخِیۡ وَاَدۡخِلۡنَا فِیۡ رَحۡمَتِکَ ۫ۖ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ۝

(سورۃ الاعراف: 152)

اے میرے رب! مجھ کو اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل کر دے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا ہے۔

گمراہ قوم کے لیے بخشش کی دعا

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک دفعہ ساری رات نماز میں یہ دعا پڑھتے رہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو سارا قرآن حفظ ہے آپ کیوں ایک آیت ہی دہراتے رہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کے لیے دعا کرتا رہا۔ میں نے پوچھا کیا جواب ملا؟ فرمایا اگر وہ جواب بتادوں تو اکثر لوگ نماز ترک کر دیں۔ (الدر المنثور للسیوطی، جلد 3، صفحہ 240) یہ دعا قرآنی بیان کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے کی تھی۔

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُکَ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝

(سورۃ المائدہ: 119)

(خدایا) اگر تو انہیں عذاب دینا چاہے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخشنا چاہے تو تو بہت غالب (اور) بڑی حکمتوں والا ہے۔

(خَزِیۡنَۃُ الدُّعَاءِ ، قرآنی دعائیں، صفحات 11-13)

جلد نمبر 3 ظہور 1403 ہش— اگست 2024ء محرم۔صفر 1446 ہجری شمارہ نمبر 8

اس شمارے میں

ادارتی بورڈ

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

(سورۃ النّصر)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔

اور تُو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔

پس اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر اور اُس سے مغفرت مانگ۔ یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

رکوع و سجود کی دعائیں

عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (النصر:2) إِلَّا يَقُوْلُ فِيْهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔

(صحیح بخاری جلد 12، حدیث نمبر 4967، صفحہ 481 ترجمہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ، اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشن، یوکے)

مسروق نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ وہ بیان فرماتی ہیں کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (النصر:2) کے نازل ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بھی نماز نہیں پڑھی مگر آپؐ اس میں یہ کہا کرتے تھے: پاک ذات ہے تو اے ہمارے رب اور اپنی حمد کے ساتھ 'اے اللہ پردہ پوشی فرما کر مجھ سے درگزر فرما۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَأَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

(صحیح بخاری جلد 12، حدیث نمبر 4968، صفحہ 481 ترجمہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ، اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشن، یوکے)

مسروق نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی وہ بیان فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں یہ بہت کہا کرتے تھے یعنی "پاک ذات ہے تو اے ہمارے ربّ اور اپنی حمد کے ساتھ اے اللہ پردہ پوشی فرما کر مجھ سے درگزر فرما۔ قرآن شریف سے آپؐ نے استنباط کیا۔

اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کر لیا

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”آنحضرت ﷺ ایسے وقت میں دنیا سے اپنے مولیٰ کی طرف بلائے گئے جبکہ وہ اپنے کام کو پورے طور پر انجام دے چکے اور یہ امر قرآن شریف سے بخوبی ثابت ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ(المائدہ:4)یعنی آج میں نے قرآن کے اتارنے اور تکمیل نفوس سے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کر لیا۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید جس قدر نازل ہونا تھا نازل ہو چکا اور مستعد دلوں میں نہایت عجیب اور حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا کر چکا اور تربیت کو کمال تک پہنچا دیا اور اپنی نعمت کو ان پر پورا کر دیا اور یہی دو رُکن ضروری ہیں جو ایک نبی کے آنے کی علّت غائی ہوتے ہیں۔ اب دیکھو یہ آیت کس زور شور سے بتلا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز اس دنیا سے کوچ نہ کیا جب تک کہ دین اسلام کو تنزیل قرآن اور تکمیل نفوس سے کامل نہ کیا گیا۔ اور یہی ایک خاص علامت منجانب اللہ ہونے کی ہے جو کاذب کو ہرگز نہیں دی جاتی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی صادق نبی نے بھی اس اعلیٰ شان کے کمال کا نمونہ نہیں دکھلایا کہ ایک طرف کتاب اللہ بھی آرام اور امن کے ساتھ پوری ہو جائے۔ اور دوسری طرف تکمیل نفوس بھی ہو اور بایں ہمہ کفر کو ہر یک پہلو سے شکست اور اسلام کو ہر یک پہلو سے فتح ہو۔“

(نور القرآن نمبر 1، روحانی خزائن جلد 9، صفحات 342 تا 354، اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشن، یوکے، 2021ء)

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نہیں محصور ہرگز راستہ قُدرت نمائی کا	خدا کی قدرتوں کا حصر دعویٰ ہے خدائی کا

(براہین احمدیہ حِصّہ چہارم، صفحہ 401، مطبوعہ 1884ء)

قُدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت	اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور	ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(اِشتہار اعلان مطبوعہ ریاض ہند امرتسر۔ 22/مارچ 1886ء)

اشاریہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

28 جون 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)،یوکے	غزوہ بنو نضیر کے حالات وواقعات کا بیان نیز پاکستان کے احمدیوں، ساری دنیا کے مسلمانوں اور دنیا کے عمومی صورت حال کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ ☆...جب عملاً جنگ شروع ہوئی تو منافقین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کھلم کھلا میدان میں آنے کی جرأت نہ ہوئی اور نہ بنو قریظہ کو ہمت پڑی کہ مسلمانوں کے خلاف میدان میں آکر بنو نضیر کی مدد کریں۔ ☆...آپؐ کی نیت محض قیام امن تھی اور آپؐ نے مسلمانوں کی اس تکلیف اوران اخراجات کو نظر انداز کرتے ہوئے جو اس مہم میں برداشت کرنے پڑے تھے اب بھی بنو نضیر کی اس شرط کو مان لیا۔ ☆...رحمت وعنایات کا عالم یہ تھا کہ یہ بھی اجازت دی کہ سوائے ہتھیاروں اور اسلحے کے جو سامان بھی لے جانا چاہیں لے جائیں۔ ☆...بنو نضیر اپنے ہاتھوں سے اپنے مکانوں کو مسمار کرکے ان کے دروازے اور چوکھٹیں اور لکڑی تک اُکھیڑ کر اپنے ساتھ لے گئے۔ ☆...پاکستان کے احمدیوں، پاکستان کی عمومی امن وامان کی حالت، ساری دنیا کے مسلمانوں اور دنیا کی عمومی صورت حال کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ https://www.alfazl.com/2024/07/01/100464/
5 جولائی، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)،یوکے	غزوہ بدر الموعد اور غزوہ دومۃ الجندل کے حالات وواقعات کا بیان نیز دنیا میں قیامِ امن کے لیے دعا کی تحریک اور مسلمانوں کو اپنی بقا کے لیے ایک اکائی بننے کی تلقین۔ ☆...بظاہر تو مسلمان ابوسفیان سے جنگ کے لیے نکلے تھے مگر مسلمانوں کا تجارتی مال ساتھ رکھنا بتاتا ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ یقین تھا کہ یا تو ابوسفیان اس جنگ کے لیے آئے گا ہی نہیں یا اگر آیا بھی تو خدا تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرمائے گا۔ ☆...غزوہ بدر الموعد میں حضور ﷺ اور اسلامی لشکر کُل سولہ راتیں مدینے سے باہر رہنے کے بعد واپس آگیا۔ دشمن مدِ مقابل آنے کی ہمت نہ کرسکا۔ چنانچہ اس کی خوب سبکی ہوئی اور مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ ☆...غزوہ دومۃ الجندل اپنے ثمرات اور نتائج کے حوالے سے بہت مفید رہا۔ اس غزوے کے ذریعے مسلمانوں کو سارے علاقے کا علم ہوگیا۔

	☆... غزوہ دومۃ الجندل کی ایک بڑی غرض ملک میں قیام امن تھا۔ ☆... دنیامیں قیامِ امن کے لیے دعا کی تحریک اور مسلمانوں کو اپنی بقا کے لیے ایک اکائی بننے کی تلقین۔ https://www.alfazl.com/2024/07/08/101049/
12 جولائی، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	غزوہ بنو مصطلق کے حالات وواقعات کا بیان۔ ☆... یہ غزوہ قبیلہ بنو خزاعہ کی ایک شاخ بنو مصطلق کے ساتھ ہوُااس لیے اس کو غزوہ بنو مصطلق کہا جاتا ہے... اس غزوہ کا دوسرا نام غزوہ مریسیع بھی ہے۔ ☆... قبیلہ بنو خزاعہ کي ایک شاخ بنو مصطلق نے پہل کی اور مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ ☆... مسلمانوں نے ایسی ہوشیاری کے ساتھ ان کا گھیر اڈالا کہ ساری کی ساری قوم محصور ہو کر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئی۔ ☆... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیدار مغزی کی وجہ سے صرف دس کفار اور ایک مسلمان کے قتل پر اس جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔ ☆... محرم کے دنوں میں درود شریف پڑھنے اور دعائیں کرنے کی تلقین۔ ☆... مکرم بونجا محمود صاحب شہید آف ٹوگو، مکرم رشید احمد صاحب سابق معاون ناظر امور عامہ، مکرم چودھری مطیع الرحمٰن صاحب نائب ناظر امور عامہ، مکرمہ منظور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد بھٹی صاحب آف سرگودھا اور مکرم ماسٹر سعادت احمد اشرف صاحب ابن مکرم خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2024/07/15/101786/
19 جولائی، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	غزوہ بنو مصطلق کے حالات وواقعات کا بیان نیز جلسہ سالانہ برطانیہ اور شاملین جلسہ کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ ☆... مالِ غنیمت میں حاصل ہونے والے اونٹوں کی تعداد دو ہزار تھی، بکریوں کی تعداد پانچ ہزار تھی، اور قیدیوں کی تعداد دوسَو گھرانوں پر مشتمل تھی۔ ☆... رسول اللہ ﷺ اس غزوے سے مظفر و منصور واپس تشریف لائے اور کُل اٹھائیس روز آپؐ مدینے سے باہر رہے۔ ☆... اس غزوے سے واپسی پر رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی بن سُلول کا نفاق بھی کُھل کر ظاہر ہو گیا۔ ☆... جلسہ سالانہ برطانیہ اور شاملینِ جلسہ کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ ☆... محترمہ سلیمہ بانو صاحبہ اہلیہ حمید کوثر صاحب ناظر دعوتِ الیٰ اللہ شمالی ہند، مکرم نور الحق مظہر صاحب آف لاہور اور محترمہ امۃ الحفیظ نگہت صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب مرحوم آف ربوہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ /https://www.alfazl.com/2024/07/24/102374
26 جولائی، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	جلسہ سالانہ کے کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح۔ ☆... خاص طور پر اِن تین دنوں میں دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی طرف زور دینا چاہیے۔ ☆... اس ماحول میں رہ کر ہم اپنی دینی، روحانی، اخلاقی حالتوں کو بہتر کرنے کی کوشش کریں۔

☆... جلسے کے مہمانوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان سمجھ کر خدمت کریں۔ مہمان کی طرف سے، آپ کے خیال میں، اگر کوئی زیادتی بھی ہو جاتی ہے تو اس سے صَرفِ نظر کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں مہمان نوازی اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ جماعت احمدیہ کا ایک خاص وصف بن چکا ہے۔ ☆... آپ لوگ ایک نیک مقصد کے لیے، حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان بن کر یہاں آئے ہیں۔ دنیاوی اعزاز اور دنیاوی خدمت کی بجائے اُن اعلیٰ اخلاق میں مزید ترقی کرنے کو اپنے پیشِ نظر رکھیں جو ایک حقیقی مسلمان کا طرہ امتیاز ہے۔ آپؑ مہمانوں کے دل میں یہ بات راسخ فرماتے تھے کہ تمہارے یہاں آنے کی اصل غرض دین سیکھنا اور اپنے دل و دماغ کو پاک کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے قُرب کی منازل کو طے کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ پس! یہی غرض ہے جس کے لیے آپ سب ہر سال یہاں جمع ہوتے ہیں۔ ☆... حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ جماعت عطا فرمائی ہے جس نے ملکوں اور قوموں کی سرحدوں اور فرقوں کو ختم کر دیا ہے اور ایک عظیم بھائی چارے کی بنیاد پڑ چکی ہے۔ ☆... مہمانوں اور ڈیوٹی دینے والے دونوں کو کہتا ہوں کہ ان کا فرض ہے کہ وسعت حوصلہ دکھائیں۔ ہر مہمان جو یہاں آیا ہے اپنے سفر کو خالصۃً للہ بنانے کی کوشش کرے۔ ☆... ایک ضروری چیز یہ ہے کہ یہاں آنے والے ایک دوسرے کو سلام کرنے کو بھی رواج دیں، زیادہ سے زیادہ اس طرف کوشش کریں۔ ☆... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کو رواج دیں اور اس کے لیے تم چاہے کسی کو جانتے ہو یا نہیں اُسے سلام کرو۔ ☆... حضرت مصلح موعودؓ کے یورپ کے دورے کو اس سال سَو سال پورے ہو رہے ہیں اس لیے یُوکے کی جماعت نے مرکزی آرکائیوز کے ساتھ مل کر مختلف تصاویر کی ایک نمائش لگائی ہے اس کو ضرور دیکھیں۔ ☆... خاص طور پر اِن تین دنوں میں دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی طرف زور دینا چاہیے۔ https://www.alfazl.com/2024/08/02/102759/	
جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء کے حوالے سے نازل ہونے والے افضالِ الٰہیہ اور غیر از جماعت مہمانوں کے تاثرات کا تذکرہ۔ ☆... جلسہ جہاں اپنوں کے لیے تربیت اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنا ہے وہاں غیروں کو بھی اسلام کی تعلیم کے سمجھنے اور انہیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بنا ہے۔ ☆... میں کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسے سے پہلے، جلسے کے دوران اور جلسے کے بعد بھی انتظامات کرنے اور سمیٹنے میں اپنا کردار ادا کیا۔	2/اگست، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

☆... اس سال برطانیہ کے کارکنان کے ساتھ ماریشس سے بھی پہلی دفعہ بڑی تعداد میں خدام اور کارکنان آئے اور بڑا اچھا کام کیا۔ ☆... ایک مہمان نے کہا کہ اس جلسے میں شامل ہو کر خاکسار کا ایمان یقین میں تبدیل ہو گیا ہے کہ یہ سچی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔ ☆... ہالینڈ سے ایک خاتون کہتی ہیں کہ اس جلسہ میں دنیا کے مختلف علاقوں سے بہت سارے لوگ آئے ہوئے تھے، عجیب بھائی چارے کا ایک اظہار تھا، عالمی بیعت کی نشست زندگی بھر یاد رکھوں گی۔ ☆... ہم اس عہد کے ساتھ اس جلسے سے واپس جا رہے ہیں کہ اپنے اہل وطن کو بتائیں گے کہ جماعت احمدیہ بہت پُر امن، منظم اور بااخلاق جماعت ہے (ایک مہمان)۔ https://www.alfazl.com/2024/08/05/103218/	
جنگِ مریسیع کے حالات و واقعات کا بیان نیز بنگلہ دیش اور پاکستان کے احمدیوں نیز فلسطینی مسلمانوں کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ ☆... قریب تھا کہ کمزور مسلمانوں میں خانہ جنگی تک نوبت پہنچ جاتی۔ مگر آنحضرت ﷺ کی موقع شناسی اور مقناطیسی اثر نے اس کے خطرناک نتائج سے مسلمانوں کو بچا لیا۔ ☆... عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے حکم دیں تو مَیں فی الفور عبداللہ بن ابی کا سر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہ مَیں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا ہے اور نہ کسی کو ایسا حکم دیا ہے۔ ہم ضرور اس کے ساتھ حسنِ سُلوک کریں گے۔ ☆... بنگلہ دیش اور پاکستان کے احمدیوں نیز فلسطینی مسلمانوں کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ ☆... احمدیوں کو بنگلہ دیش کے اُس علاقے میں جلسے کے دوران دو دفعہ نقصان اٹھانا پڑا ہے لیکن اُن کے ایمان میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان میں مضبوط ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہم یہ سب برداشت کریں گے۔ ☆... مکرم ڈاکٹر ذکاء الرحمٰن صاحب شہید ابن چودھری عبد الرحمٰن صاحب آف لالہ موسیٰ ضلع گجرات اور محترمہ سعیدہ بشیر صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2024/08/12/103615/	9/اگست، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ امریکہ کے لیے ولولہ انگیز پیغام

برموقع جلسہ سالانہ امریکہ، 2024ء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ﴿﴾
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
و علی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

پیارے احباب جماعت احمدیہ امریکہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ 28، 29 اور 30 جون 2024ء کو اپنے سالانہ جلسہ کا انعقاد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت کامیاب کرے اور تمام شاملین جلسہ اس کے ذریعہ بے انتہاء برکتوں کے وارث بنیں۔

ہر احمدی مسلمان کو اس بات کا ادراک ہے کہ یہ جلسہ سالانہ جس کے لیے آپ ایک دفعہ پھر اکٹھے ہوئے ہیں کوئی دنیوی فوائد حاصل کرنے یا تفریح کی جگہ نہیں ہے، بلکہ آپ کا مقصد اپنی اخلاقی اصلاح کے لیے جلسہ کے روحانی ماحول سے استفادہ کرنا ہے۔ یہ جلسہ آپ کے لیے اپنے دین کو مزید جاننے اور اس پر عمل کرنے کا موقع فراہم کرے گا جس کے ذریعے آپ اللہ تعالیٰ، یعنی اپنے خالق کے حقوق اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے تاکہ دنیا میں امن اور آشتی قائم ہو۔

یہ جلسہ آپ کو تقویٰ میں بڑھانے اور آپ کے دلوں میں حقیقی خشیت الٰہی پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ درحقیقت آپ کا واحد مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہونا چاہیے۔ اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاءِ کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں طیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“ (مجموعہ اشتہارات، جلد 1، صفحہ 361، ایڈیشن 2019ء)

اس روحانی اجتماع کا ایک اور مقصد اپنے علم میں اضافہ کرنا بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

”صحابہؓ تجارتیں بھی کرتے تھے، مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے۔ انہوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے۔ کوئی امر اُن کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا۔“ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 142)

اللہ تعالیٰ آپ کو دین اسلام کے عقائد، اس کی خوبصورت تعلیمات اور ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں نے بارہا آپ کو تبلیغ کے متعلق آپ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسلام کے پیغام کو پہنچانے کا حکم دیا تھا جس کو آپ نے تمام عمر کامل وفا کے ساتھ جاری رکھا۔ ہم قرآن کریم میں اس کے متعلق پڑھتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ۔ (سورۃ المائدہ آیت 68)

اے رسول! اچھی طرح پہنچادے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے۔ اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تُو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس لیے آپ کو تبلیغ کے لیے اچھے منصوبے اور پروگرام تیار کرنے چاہئیں اور ان کو کامیاب اور نتیجہ خیز بنانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ باوجود اس کے کہ آپ نے تبلیغ کے لیے کئی منصوبے اور اسکیمیں بنائی ہیں مگر ان تمام منصوبوں اور اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے میں آپ کو کامیابی نہیں ہو رہی۔

یہ ضروری ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو تاکید کی جائے کہ وہ تبلیغ کے کام کے لیے کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکالے۔ امریکہ بہت بڑی آبادی والا ایک وسیع ملک ہے۔ آپ کو اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرنی چاہیے کہ اسلام احمدیت کا پیغام پورے ملک میں ہر جگہ اور ہر کونے میں پہنچے۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ جب آپ یہ پروگرام بنائیں تو آپ میں سے ہر ایک کو تبلیغ کے لیے اپنا وقت دینا ہوگا۔ جب تک تمام مرد، پیر و جوان اور عورتیں اپنا وقت قربان کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں گے یہ مشن پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لیے یہ بہت ضروری ہے کہ آپ سنجیدگی سے اپنی تبلیغی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دیں۔

اس ضمن میں بطور یاد دہانی، میں آپ کو اُن ہدایات کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو میں پہلے بھی کئی مواقع پر بیان کر چکا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ:

"بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ دعوت الیٰ اللہ نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے پاس علم نہیں ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ایسے قوی دلائل عطا کیے ہیں کہ ہم تھوڑی سی کوشش سے کافی حد تک علمی مضبوطی حاصل کر سکتے ہیں۔ پھر ویب سائٹس ہیں، آڈیوز، ویڈیوز، سوال و جواب اور پمفلٹس بھی میسر ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے علم میں اضافہ کریں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہو کہ کہاں پر جواب یا مطلوبہ مواد تلاش کیا جا سکتا ہے۔" (خطبہ جمعہ 8 ستمبر 2017ء)

ایک اور خطاب میں افراد جماعت کو میں نے حسب ذیل نصیحت کی تھی کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ذمے یہ کام لگایا ہے کہ ہم اسلام کی سچائی اور اس کا پُرامن پیغام دنیا کے ہر کونے تک پھیلائیں۔ پس لوگ اسے قبول کریں یا نہ کریں ہمیں اپنے عزم میں کبھی کمزوری نہیں دکھانی چاہیے تاکہ ہم اس بات کو یقینی بنا سکیں کہ اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کے ہر ملک کے ہر ایک فرد تک پہنچے۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ذمہ لگایا ہے۔" (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ بیلجئیم 17/ اگست 2018ء)

اس لیے آپ کو عہد کرنا چاہیے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے انتھک کوشش کریں گے۔

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنے تربیت کے معیار بڑھانے کی طرف توجہ دیں اور اپنی پوری طاقت اور تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی روحانی حالتوں کو اس معیار تک لے جائیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے افراد سے کی تھی۔ آپ کی اپنی تربیت کے معیار میں بہتری لانا بہر حال آپ کی تبلیغ کی کارکردگی کو بھی بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوگا۔

آخر میں، مَیں آپ سب سے کہتا ہوں کہ وقت آ گیا ہے کہ آگے بڑھ کر پوری ہمت اور پختہ ارادے کے ساتھ اس بات کا عہد کیا جائے کہ آپ ہمیشہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں لانے کی کوشش کریں گے تاکہ ان شرائط بیعت کو پورا کیا جا سکے جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کی ہیں۔ اگر آپ اپنے آپ کو بیعت کی اغراض کے مطابق ڈھال لیں گے تو آپ دوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں اور دنیا میں ایک حقیقی روحانی انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان ہدایات پر احسن طور سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس
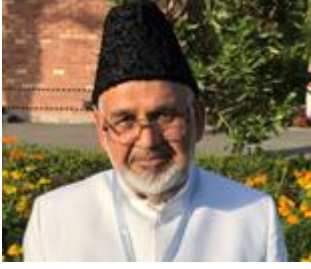
ذکرِ حبیب۔ اخلاقِ احمد علیہ السلام

سید شمشاد احمد ناصر، مربی سلسلہ احمدیہ، امریکہ

تقریر بر موقع جلسہ سالانہ امریکہ، 30 جون، 2024ء

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰىھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا ۫ (سورۃ الفتح:30)

"محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں (اور) آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔

وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَ لَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَ بَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ وَ مَا یُلَقّٰھَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ مَا یُلَقّٰھَاۤ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ ۝

(سورۃ حٰمۤ السجدہ:35 تا 36)

ترجمہ: نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی۔ اور تو برائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص کہ اس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے، وہ تیرے حسن سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا۔ اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر اُن لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا۔ اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر اُسے جو بڑے نصیب والا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب صحابہؓ ایک دوسرے سے ملتے تو کہتے تھے کہ اِجْلِسْ بِنَا نُؤمِنْ سَاعَةً۔

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب بنی الاسلام علی خمس، صفحہ 38)

یعنی آؤ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں سے اپنے ایمان تازہ کریں۔

اسی طرح آج کی اس مجلس میں ہم بھی اسی روایت کو زندہ رکھتے ہوئے اپنے ایمانوں کو تازہ کریں گے۔ خاکسار اس وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق عالیہ کی ایک جھلک آپ کے سامنے رکھے گا۔ دراصل یہ اخلاق محمدیہؐ کی ہی ایک جھلک ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت حدیثوں میں یہ نشانی بھی آئی ہے کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں آنحضرت ﷺ کا ہمرنگ ہوگا۔ آپ علیہ السلام اس بارہ میں خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:

مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عَرَفَنِیْ وَمَا رَاٰی

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 259)

یعنی جس نے مجھ میں اور محمد مصطفیٰ ﷺ میں تفریق کی اس نے نہ تو مجھے پہچانا ہے اور نہ ہی (حقیقت حال کو) دیکھا ہے۔

پس رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کے اسوہ کی کامل پیروی سے آپؑ آقا و مولیٰ آنحضرت ﷺ سے ایسی یگانگت رکھتے ہیں کہ آپؑ کی سیرت اخلاق محمدؐ ہی کا عکس اور پرتو ہے۔

اسی لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ؎

احمدؑ کو محمدؐ سے تم کیسے جدا سمجھے

آپؑ کا ہر فعل، ہر قول، ہر عمل، آپ کی ہر حرکت و سکون اپنے پیارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہی تھی۔ اور آپ کے اخلاق عالیہ کی باتیں سن کر ہم بجا طور پر کہہ سکیں گے کہ ؎

ذکرِ حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

اس قسم کی مجالس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے اپنے ایک صحابی عبداللہ بن رواحہؓ کے بارہ میں فرمایا کہ وہ تو ایسی مجالس کو پسند کرتا ہے (یعنی ذکرِ حبیب) جس پر فرشتے بھی فخر کرتے ہیں۔

(رواہ الامام احمد، 13796)

خاکسار نے جب گزشتہ ریکارڈ دیکھا تو معلوم ہوا کہ خلافت اولیٰ میں جب 1913ء میں جلسہ سالانہ ہوا تو اس موضوع "ذکر حبیب" پر پہلی مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد یہ سلسلہ جماعت میں خدا کے فضل سے شروع ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل، 27 جولائی تا 12/ اگست 2021ء، صفحہ 11)

سامعین کرام! یہ زمانہ آخرین کا وہی زمانہ ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

”معاملات شدت اختیار کر جائیں گے۔ دنیا اخلاقی پستی میں بڑھتی چلی جائے گی اور لوگ حرص و بخل میں ترقی کرتے چلے جائیں گے۔“

(ابن ماجہ کتاب الفتن۔ الفضل 16 / اپریل 2024ء، صفحہ 1)

پھر یہ وہی زمانہ ہے جس کے متعلق مخبر صادق ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے خبر دی تھی کہ میری امت پر بھی ایک ایسا وقت آئے گا کہ ان میں اسلام صرف نام کا رہ جائے گا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ایسی جماعت پیدا کرنے کے لئے مبعوث فرمایا جو آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کا نمونہ اور رنگ رکھنے والی ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ آخرین کی اس جماعت کو بنانے کی غرض یوں بیان فرماتے ہیں:

”اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دِقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لیے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 99۔ ایڈیشن 1988ء)

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے بہت سے الہامات میں بھی آپ کے اعلیٰ اخلاق کی طرف اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:

تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ وَ تَرَحَّمْ عَلَيهِمْ یعنی لوگوں کے ساتھ رفق اور نرمی سے پیش آ اور ان پر رحم کر۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 605)

اور فرمایا:

يَا أَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلَى شَفَتَيْكَ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی ہے۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 267)

ان الہامات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی میں ایسے واقعات اور حالات پیش آنے والے تھے کہ آپ کے اس خُلق کا ظہور ہوگا۔ اور وہ ہوا۔ چنانچہ آپ کی زندگی کے بہت سے واقعات اس کی زبردست شہادت ہیں کہ دنیا کے معاملات میں آپ کو کسی پر غصہ نہ آتا اور آپ اپنے خطاکاروں کو موقع اور محل کے لحاظ سے ہمیشہ معاف کر دیتے تھے آپ نے بے محل اس خُلق کا کبھی استعمال نہیں کیا اگر آپ کسی پر غصہ اور خفا ہوئے تو وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی کتاب قرآن مجید کے لئے غیرت کا مقام ہوتا تھا نہ کہ کچھ اور۔

چند مثالیں پیش خدمت ہیں جو اخلاق احمدؑ پر بڑی احسن رنگ میں روشنی ڈالتی ہیں کہ آپ کے ساتھ خواہ کیسا ہی ناروا، استہزاء سے پُر، ہتک آمیز رویہ اختیار کیا گیا، لیکن آپ اخلاق محمدیؐ سے ایک لحظہ کے لئے بھی جدا نہ ہوئے۔

’ایک دفعہ ایک ہندوستانی مولوی قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں ایک جماعت کی طرف سے نمائندہ ہو کر آپ کے دعویٰ کی تحقیق کے لئے آیا ہوں اور پھر اس نے اختلافی مسائل کے متعلق گفتگو شروع کر دی اور وہ بڑے تکلف سے خوب بنا بنا کر موٹے موٹے الفاظ استعمال کرتا تھا۔ اس کے جواب میں جو حضرت صاحب نے کچھ تقریر فرمائی تو وہ آپ کی بات کاٹ کر کہنے لگا کہ آپ کو مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ ہے مگر آپ الفاظ کا تلفظ بھی اچھی طرح نہیں ادا کر سکتے۔ اس وقت مولوی عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ بھی مجلس میں حضرت صاحب کے پاس بیٹھے تھے ان کو بہت غصہ آگیا اور انہوں نے اِسی جوش میں اُس مولوی کے ساتھ فارسی میں گفتگو شروع کر دی۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی عبد اللطیف صاحب کو سمجھا بجھا کر ٹھنڈا کیا اور پھر کسی دوسرے وقت جبکہ مولوی عبد اللطیف صاحب مجلس میں موجود نہ تھے فرمانے لگے کہ اُس وقت مولوی صاحب کو بہت غصہ آگیا تھا۔ چنانچہ میں نے اِسی ڈر سے کہ کہیں وہ اِس غصہ میں اُس مولوی کو کچھ مار ہی نہ بیٹھیں مولوی صاحب کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں دبائے رکھا تھا“۔

(سیرت المہدی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، جلد اول، حصہ دوم صفحہ 337، روایت نمبر 366)

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحبؓ سے جب یہ واقعہ پیش آیا، تو حضرت علیہ السلام نے اپنی جماعت موجودہ کو خطاب کر کے فرمایا:

”میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور سبّ و شتم تک بھی نوبت

پہنچ جاوے تو اس کو گوارا کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ مریدوں میں تو داخل نہیں ہے۔ ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اس سے وہ ادب اور ارادت چاہیں جو مریدوں سے چاہتے ہیں۔ یہ بھی ہم ان کا احسان سمجھتے ہیں کہ نرمی سے باتیں کریں۔"

وہی ہندوستانی مولوی پھر کچھ دن اور ٹھہرے۔ اور صبح و شام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کرتے رہے اور جواب سنتے رہے۔

ایک موقع پر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان الفاظ میں کلام کیا:

"میں سچ عرض کرتا ہوں کہ مَیں بہت بُرا ارادہ کرکے آیا تھا۔ کہ میں آپ سے استہزا کروں اور گستاخی کروں۔ مگر خدا نے میرے ارادہ کو ردّ کر دیا۔ میں اب اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو فتویٰ آپ کے خلاف دیا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے ... اور میں کسی حد تک کہہ سکتا ہوں کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ جہاں تک میری عقل اور سمجھ تھی۔ میں نے آپ سے فیض حاصل کیا ہے۔ اور جو کچھ میں نے سمجھا ہے۔ میں ان لوگوں پر ظاہر کروں گا۔ جنہوں نے مجھے منتخب کرکے بھیجا ہے۔ کل میری اور رائے تھی اور آج اور ہے ..."

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، یعقوب علی عرفانی، صفحات 451-453)

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ بیان فرماتے ہیں کہ:

"اسی طرح ایک دفعہ ایک شخص جو دنیا کے فقیروں اور سجادہ نشینوں کا شیفتہ اور خُوکردہ تھا۔ ہماری مسجد میں آیا۔ لوگوں کو آزادی سے آپ سے گفتگو کرتے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ آپ سے کہا کہ آپ کی مسجد میں ادب نہیں! لوگ بے محابا بات چیت آپ سے کرتے ہیں۔"

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔ یعقوب علی عرفانی، صفحہ 314)

آپؑ نے فرمایا۔

"میرا یہ مسلک نہیں۔ کہ میں ایسا تُندخُو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں۔ جیسے درندہ سے ڈرتے ہیں۔ اور مَیں بُت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔ مَیں تو بُت پرستی کے ردّ کرنے کو آیا ہوں۔ نہ یہ کہ میں خود بُت بنوں۔ اور لوگ میری پوجا کریں ... اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بُت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔"

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ، عبدالکریم سیالکوٹیؓ، صفحہ 43)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ ان اخلاق فاضلہ کو قائم کیا۔ آپ خود فرماتے ہیں:

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جارہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 70 یا 75 سال کی ضعیفہ ملی اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا۔ اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر اسے بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔"

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 305، ایڈیشن 1988ء)

دہقانی عورتیں ایک دن بچوں کے لئے دوائی وغیرہ لینے آئیں حضورؑ ان کو دیکھنے اور دوائی دینے میں عرصہ تک مصروف رہے اس پر مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے عرض کیا کہ "حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح حضورؑ کا قیمتی وقت ضائع جاتا ہے۔" اس کے جواب میں حضورؑ نے فرمایا:

"یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھتا ہوں، جو وقت پر کام آجاتی ہیں۔ یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہیے۔"

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 308، ایڈیشن 1988ء)

عہد دوستی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عہد دوستی کا اس قدر پاس رکھتے تھے کہ ایک دفعہ آپ نے فرمایا:

"میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مجھ سے عہد دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کر سکتا ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں۔ ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو اور لوگوں کا ہجوم اس کے گرد ہو تو بلا خوف لَوْمَةَ لَائِمٍ اسے اٹھا کے لے آئیں گے۔"

فرمایا: ”عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اس کو آسانی سے ضائع کر دینا نہ چاہیے اور دوستوں میں کیسی ہی ناگوار بات پیش آوے اسے اغماض اور تحمل کے محل میں اتارنا چاہیے۔“

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 311، ایڈیشن 1988ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ یہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

”انسان کو حتی الوسع اپنے لئے ہمیشہ اچھے دوستوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ لیکن جب کسی کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں تو پھر ان تعلقات کا نبھانا بھی ضروری ہوتا ہے اور صرف اس وجہ سے کہ دوست کی طرف سے کوئی عملی کمزوری ظاہر ہوئی ہے یا یہ کہ اس کے اندر کوئی کمزوری پیدا ہوگئی ہے۔ تعلقات کا قطع کرنا جائز نہیں ہوتا بلکہ ایسے وقت میں خصوصیت کے ساتھ ہمدردی اور محبت اور دوستانہ نصیحت کو کام میں لانا چاہیے اور یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ لوگ یہ اعتراض کریں گے کہ ایک خراب آدمی کے ساتھ کیوں تعلقات رکھے جاتے ہیں۔ مومن کو لوگوں کے گندوں کو دھونے کیلئے پیدا کیا گیا ہے اگر وہ ایسے موقعوں پر چھوڑ کر الگ ہو جائے گا تو علاوہ بے وفائی کا مرتکب ہونے کے اپنے فرض منصبی میں بھی کوتاہی کرنے والا ٹھہرے گا۔“

(سیرت المہدی، جلد اوّل، حصہ دوم، صفحہ 381-382۔ روایت نمبر 421)

مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب سے جماعت میں کون واقف نہیں ہے؟ براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ میں وہ ایک دوستانہ اور مخلص دوستانہ تعلق آپ سے رکھتے تھے۔ اس اخلاص میں اس نے یہاں تک ترقی کی کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کو وضو کرانا بھی اپنی عزت اور سعادت سمجھتا تھا لیکن جب آپ علیہ السلام نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو مولوی محمد حسین صاحب نے نہ صرف اختلاف کیا بلکہ تمام ہندوستان میں سفر کر کے آپ کے خلاف کفر اور قتل کے فتوے اکٹھے کئے۔ مگر پھر بھی حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیشہ اس کے ساتھ عہدِ دوستی کی رعایت کی اور باوجود سخت مخالفت کے ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتے کہ اس کو کوئی تکلیف اور نقصان نہ پہنچے اور کبھی کبھی اس دوستی کی یاد میں آپ یہ بھی فرماتے کہ:

وَ وَاللّٰهِ لَا اَنْسٰى زَمَانَ تَعَلُّقٍ
وَلَيْسَ فُؤَادِىْ مِثْلَ اَرْضٍ تَحَجَّرُ

خدا کی قسم میں اس تعلق کے زمانہ کو بھولتا نہیں۔ اور میرا دل سنگلاخ زمین کی طرح نہیں ہے۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ آخر میں مولوی صاحب کی حالت کچھ عجیب ہوگئی تھی۔ وہ اپنے رسالہ کی اشاعت کے لئے مختلف قسم کی مشکلات میں تھے۔ یہاں تک کہ کوئی کاتب ان کا رسالہ لکھ کر نہ دیتا تھا۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعودؑ کو اس بات کا علم ہؤا تو آپ نے فرمایا کہ:

”اُن کو کہہ دو (یعنی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو) کہ وہ اپنی کاپیاں اور مضمون لے کر آجاویں میں اپنا کام بند کر کے ان کا کام کرا دوں گا۔ خواہ وہ میری مخالفت ہی میں ہو۔“

(سیرت مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانی، صفحات 253-255)

اہل و عیال سے حسن سلوک

قرآن شریف نے بار بار اور تاکید کے ساتھ مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ شفقت و احسان کا سلوک کریں اور آنحضرت ﷺ حدیث میں فرماتے ہیں خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ۔ یعنی اے مسلمانو! تم میں سے خدا کی نظر میں بہترین اخلاق والا شخص وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ سلوک کرنے میں سب سے بہتر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ماننے والوں میں بھی یہی اعلیٰ معیار دیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ایک صحابی چودھری نذر محمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

سلسلہ احمدیہ میں منسلک ہونے سے پہلے ان کی حالت اچھی نہ تھی اور وہ اپنی اہلیہ کو پوچھتے تک نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں ہدایت بخشی۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کا موقع ملا جب حضورؑ بالکل اکیلے تھے اور چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضورؑ کو دبانا شروع کر دیا اور دعا کی درخواست کی۔ اتنے میں کوئی اور دوست حضورؑ کی ملاقات کے لئے آیا۔ جنہوں نے حضورؑ کے سامنے ذکر کیا کہ اس کے سسرال نے اپنی لڑکی بڑی مشکلوں سے اسے دی ہے۔ اب اس نے بھی ارادہ کیا ہے کہ وہ ان کی لڑکی کو ان کے پاس نہ بھیجے گا۔ جونہی حضورؑ نے اس سے ایسے کلمات سنے حضورؑ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور حضورؑ نے غصّہ سے اس کو فرمایا کہ فی الفور یہاں سے دور ہو جاؤ ایسا نہ ہو تمہاری وجہ سے ہم پر بھی عذاب آجاوے۔ چنانچہ وہ اٹھ کر چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور عرض کی کہ وہ توبہ کرتا ہے اسے معاف فرمایا جائے۔ جس پر حضورؑ نے اسے بیٹھنے کی اجازت دی۔

چودھری نذر محمد صاحب مرحوم کہتے تھے کہ جب یہ واقعہ انہوں نے دیکھا تو میں دل میں سخت نادم ہؤا کہ اتنی سی بات پر حضورؑ نے اتنا غصّہ منایا ہے حالانکہ ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو پوچھتے تک نہیں اور اپنے سسرال کی پرواہ نہیں کرتے یہ کتنا بڑا گناہ ہے۔ وہ کہتے تھے کہ انہوں نے وہیں بیٹھے بیٹھے توبہ کی اور دل میں عہد کیا کہ اب جا کر اپنی بیوی سے معافی مانگوں گا اور آئندہ بھی اس سے بدسلوکی نہ کروں گا۔ چنانچہ وہ فرماتے تھے کہ جب وہاں سے واپس آئے تو انہوں نے اپنی بیوی

کے لئے کئی تحائف خریدے اور گھر پہنچ کر اپنی بیوی کے پاس گئے اور اس کے آگے تحائف رکھ کر پچھلی بدسلوکی کی ان سے منت کر کے معافی مانگی۔ وہ حیران ہو گئی کہ ایسی تبدیلی ان میں کس طرح سے پیدا ہو گئی ہے۔ جب اس کو معلوم ہؤا کہ یہ سب کچھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہے تو وہ حضورؑ کو بے حد و بے شمار دعائیں دینے لگی کہ حضورؑ نے اس کی تلخ زندگی کو راحت بھری زندگی سے مبدّل کر دیا ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہ، جلد اوّل)

ایک اور نوجوان مرحوم محمد افضل صاحب نہایت مستقل مزاج اور مستقیم الاحوال تھے۔ ان کا ذکر میں ابھی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں کروں گا۔ مگر جو واقعہ ان کی اس تبدیلی کا محرک ہؤا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے اس حصہ کو واضح کرتا ہے کہ آپ عہد دوستی اور عہد زوجیت کا احترام نہ کرنے والوں سے ناراض ہو جاتے تھے۔ لیکن وہ ناراضی محض خدا کی رضا اور اپنے خادم کی اصلاح کے لئے ہوتی تھی۔ بابو محمد افضل افریقہ میں ملازم تھے۔ اور بہت خوشحال اور فارغ البال تھے۔ سلسلہ کے کاموں میں خصوصیت سے حصہ لیتے اور تبلیغ کا ایک جوش ان کے دل میں تھا۔

ان کی دو بیویاں تھیں اور وہ قادیان میں رہتی تھیں۔ 1899ء میں انہوں نے حضرت حکیم الامت الحاج مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور کچھ روپیہ بھیجا اور اپنی ایک بیوی کو افریقہ بلایا اور یہ بھی لکھ دیا کہ جو بیوی آنے سے انکار کرے اس کو طلاق دے دی جاوے۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ خط حضرت اقدسؑ کے حضور پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ "وہ تو جب طلاق دے گا مگر اسے لکھ دو کہ ایسے شخص کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں رہ سکتا کیونکہ جو اتنے عزیز رشتہ کو ذرا سی بات پر قطع کر سکتا ہے وہ ہمارے تعلقات میں وفاداری سے کیا کام لے گا۔" یہ ارشاد اکسیر ہو گیا اور محمد افضل کو فی الحقیقت افضل بنا گیا۔ حضرت اقدسؑ کی ناراضی کی جب اطلاع ہوئی تو اسے سمجھ آ گئی کہ باہمی تعلقات کی کیا قیمت ہوتی ہے۔ پھر وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اور اپنی عیش و عشرت کی زندگی کو خیر باد کہہ کر مستقل قادیان میں آ بسے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از یعقوب علی عرفانی، صفحات 243-244)

"مئی 1893ء میں ڈپٹی عبداللہ آتھم سے امر تسر میں مباحثہ تھا۔ ایک رات جبکہ خان محمد شاہ صاحب مرحوم کے مکان پر بڑا مجمع تھا۔ اطراف سے بہت سے لوگ آئے ہوئے تھے۔ حضرت اس روز سر درد سے بیمار تھے۔ شام کو مشتاقانِ زیارت ہمہ تن چشم انتظار بنے ہوئے تھے۔ حضرت علیہ السلام مجمع میں تشریف لائے۔ منشی عبدالحق صاحب لاہوری پنشنر نے جو پہلے آپ سے بڑی محبت اور حسن ظنی رکھتے تھے۔ مگر بعد میں الگ ہو گئے۔ آپؑ سے آپ کی بیماری کی تکلیف پوچھی۔ اور پھر کہا:

آپؑ کا کام بہت نازک اور آپ کے سر پر بھاری فرائض کا بوجھ ہے۔ آپ کو چاہیے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا کریں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کے لئے ہر روز تیار ہونی چاہیے۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

"ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف رہتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتیں۔"

اس پر منشی عبدالحق صاحب نے کہا کہ:

"اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں کہتے اور رُعب پیدا نہیں کرتے۔ میرا یہ حال ہے کہ مَیں کھانے کے لئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ممکن ہے کہ میرا حکم کبھی ٹل جائے اور میرے کھانے کے اہتمامِ خاص میں سرِ مُو فرق آ جائے ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں۔"

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے خیال کیا کہ یہ بات میرے محبوب آقا کے حق میں مفید ہے۔ اس لئے بغیر سوچے سمجھے اس کی تائید کر دی۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے حضرت مولانا کی طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا:

"ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیے۔"

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بڑے زکی الحِسّ آدمی تھے وہ فرماتے ہیں:

"بس خدا ہی جانتا ہے کہ میں اس مجمع میں کس قدر شرمندہ ہؤا اور مجھے سخت افسوس ہؤا۔"

(سیرت حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ از محمود احمد عرفانی، صفحات 226-227)

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"ایک دفعہ راولپنڈی سے ایک غیر احمدی آیا۔ جو اچھا متموّل آدمی تھا۔ اور اس نے حضرت صاحب سے درخواست کی کہ میرا فلاں عزیز بیمار ہے۔ حضورؑ حضرت مولوی نور الدینؓ صاحب (خلیفہ اوّل) کو اجازت دیں کہ وہ میرے ساتھ راولپنڈی تشریف لے چلیں اور اس کا علاج کریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ:

ہمیں یقین ہے کہ اگر مولوی صاحب کو یہ بھی کہیں کہ آگ میں گھس جاؤ یا پانی میں کود جاؤ تو ان کو کوئی عذر نہیں ہو گا۔ لیکن ہمیں بھی مولوی صاحب کے آرام کا خیال چاہیے۔ ان کے گھر میں آج کل بچہ ہونے والا ہے۔ اس لئے میں ان کو راولپنڈی جانے کے لئے نہیں کہہ سکتا۔ مولوی شیر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ اس کے بعد حضرت مولوی صاحبؓ حضرت صاحب کا یہ فقرہ بیان کرتے

تھے۔ اور اس بات پر بہت خوش ہوتے تھے۔ کہ حضرتؑ صاحب نے مجھ پر اس درجہ اعتماد ظاہر کیا ہے۔"

(سیرت المہدی، حصہ اول، صفحہ 256-257)

ایک اور واقعہ

ایک مرتبہ آپ بعد نماز مغرب حسب معمول شہ نشین پر تشریف فرما تھے۔ اور گرمی کا موسم تھا کہ آپ پر ضعف قلب کا دورہ ہؤا۔ یکا یک آپ کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ آپ نے مُشک نکال کر (جو ہمیشہ رومال میں باندھ کر رکھا کرتے تھے) کھایا اور گرم پانی منگوایا گیا۔ جس میں پاؤں رکھے گئے۔ حملہ بہت سخت تھا۔ اس حالت کی خبر پیرا پہاڑیا (ملازم حضرت اقدسؑ) کو بھی ہوئی۔ وہ بھاگا آیا اور اس کے پاؤں کیچڑ میں لت پت تھے۔ اسی حالت میں آگے چلا آیا۔ کسی نے اس کو روکنا چاہا مگر آپ نے فرمایا مت روکو وہ کیا جانتا ہے کہ کیچڑ والے پاؤں سے فرش پر جانا ہے یا نہیں محبت سے آیا ہے آنے دو۔

یہ آپؑ کے اخلاقِ عالیہ تھے کہ آپ نے قطعاً اس بات کی پرواہ نہ کی کہ اس کے پاؤں کیچڑ میں لت پت ہیں۔ اور وہ جگہ کو گندی کر دے گا۔ آپ یہی فرماتے ہیں اسے آنے دو وہ محبت سے آیا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

ایک بدزبان شخص بھری مجلس میں

حضرت مولوی یعقوب علی صاحب عرفانیؓ فرماتے ہیں:

ایک جلسہ میں جہاں تک مجھے یاد ہے ایک برہمو لیڈر (غالباً انباش موزمدار بابو تھے) حضرت سے کچھ استفسار کر رہے تھے۔ اور حضرت جواب دیتے تھے۔ اسی اثناء میں ایک بدزبان مخالف آیا۔ اور اس نے حضرت کے بالمقابل نہایت دل آزار اور گندے حملے آپ پر کیے۔ وہ نظارہ میرے اس وقت بھی سامنے ہے۔ آپ منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے جیسا کہ اکثر آپ کا معمول تھا۔ کہ پگڑی کے شملہ کا ایک حصہ منہ پر رکھ کر یا بعض اوقات صرف ہاتھ رکھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ خاموش بیٹھے رہے... آپ اس طرح پر مست اور مگن بیٹھے تھے کہ گویا کچھ ہو نہیں رہا۔ یا کوئی نہایت ہی شیریں مقال گفتگو کر رہا ہے۔ برہمو لیڈر نے اسے منع کرنا چاہا۔ مگر اس نے پرواہ نہ کی۔ حضرت نے ان کو فرمایا کہ آپ اسے کچھ نہ کہیں کہنے دیجئے۔ آخر وہ خود ہی بکواس کر کے تھک گیا۔ اور اٹھ کر چلا گیا۔ برہمو لیڈر بے حد متاثر ہؤا اور اس نے کہا کہ یہ آپ کا بہت بڑا اخلاقی معجزہ ہے اس وقت حضور اسے چپ کرا سکتے تھے اپنے مکان سے نکال سکتے تھے... مگر آپؑ نے اپنے کامل حلم اور ضبطِ نفس کا عملی ثبوت دیا۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از یعقوب علی عرفانیؓ، صفحات 426-427)

حضرت مخدوم الملّت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نے اجمالی طور پر حضرت اقدس علیہ السلام کے ضبط نفس اور حوصلہ کے متعلق اس طرح بیان کیا ہے:

"مجلس میں آپ کسی دشمن کا ذکر نہیں کرتے۔ اور جو کسی کی تحریک سے ذکر آجائے۔ تو بُرے نام سے یاد نہیں کرتے۔ یہ ایک بیّن ثبوت ہے۔ کہ آپ کے دل میں کوئی جلانے والی آگ نہیں۔ ورنہ جس طرح کی ایذاء قوم نے دی ہے۔ اور جو سلوک مولویوں نے کیا ہے۔ اگر آپ اسے واقعی دنیادار کی طرح محسوس کرتے تو رات دن کڑھتے رہتے۔ اور ایر پھیر کر انہیں کا مذکور دَرمیان لاتے۔ اور یوں حواس پریشان ہو جاتے اور کاروبار میں خلل آجاتا۔"

ایک روز فرمایا:

"میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے بیٹھ کر میرے نفس کو گندی سے گندی گالیاں دیتا رہے۔ آخر وہی شرمندہ ہو گا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔"

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ یعقوب علی عرفانیؓ، صفحات 446-447)

ایک بدزبان ہندوستانی اور حضرت کا حوصلہ

اس طرح حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ ایک اور واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

"آپ دینی سائل کو خواہ کیسا ہی بے باکی سے بات چیت کرے، اور گفتگو بھی آپ کے دعویٰ کے متعلق ہو۔ بڑی نرمی سے جواب دیتے اور تحمل سے کوشش کرتے ہیں کہ آپ کا مطلب سمجھ جائے۔ ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا ... ہماری مسجد میں آیا۔ اور حضرت سے آپ کے دعویٰ کی نسبت بڑی گستاخی سے باب کلام وا کیا۔ اور تھوڑی گفتگو کے بعد کئی دفعہ کہا آپ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں۔ اور میں نے ایسے مکار بہت سے دیکھے ہیں۔ اور میں تو ایسے کئی بغل میں دبائے پھرتا ہوں۔ غرض ایسے ہی بے باکانہ الفاظ کہے مگر آپ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا، بڑے سکون سے سنا کئے۔ اور پھر بڑی نرمی سے اپنی نوبت پر کلام شروع کیا۔ کسی کا کلام کیسا ہی بے ہودہ اور بے موقع ہو اور کسی کا کوئی مضمون نظم میں یا نثر میں کیسا ہی بے ربط اور غیر موزوں ہو۔ آپ نے سننے کے وقت یا بعد خلوت میں کبھی نفرت اور ملامت کا اظہار نہیں کیا۔"

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ مولوی عبدالکریمؓ، صفحہ 44)

ہمیں ایک بات یاد رکھنی چاہیئے اور جس کا بارہا تجربہ بھی ہو چکا ہے کہ اپنے عزیزوں، دوستوں، گھریلو ماحول میں یا عام باہر احباب کے ساتھ ہمارے تعلقات میں

تلخی اور چپقلش اکثر بالعموم بدظنی پر مبنی ہوتی ہے۔ اگر بدظنی کا عنصر ہم اپنی روزمرہ کی زندگی سے نکال دیں اور اپنی EGO کو ختم کر دیں تو اکثر مسائل کا حل فوری نکل سکتا ہے۔ اس قسم کی ایک حکایت حضرت مسیح موعودؑ بیان فرمایا کرتے تھے جو کہ سیرت المہدی میں روایت نمبر 783 میں درج ہے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ کی روایت ہے کہ:

"حسن ظنی کی تاکید میں ایک حکایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر سنایا کرتے تھے اور وہ حکایت یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک دفعہ تکبّر سے توبہ کی اور عہد کیا کہ مَیں آئندہ اپنے تئیں سب سے ادنیٰ سمجھا کروں گا۔ ایک دفعہ وہ سفر پر گیا اور ایک دریا کے کنارے پہنچ کر کشتی کا انتظار کرنے لگا۔ اس وقت اس نے کچھ فاصلہ پر دیکھا کہ ایک آدمی اور ایک عورت بیٹھے ہیں۔ اور غالباً وہ بھی کشتی کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان کے پاس ایک بوتل ہے۔ کبھی اس میں سے ایک گھونٹ وہ مرد پی لیتا ہے اور کبھی عورت پیتی ہے۔ یہ دیکھ کر اس نے دل میں کہا کہ یہ دونوں کس قدر بے حیاء ہیں کہ دریا کے گھاٹ پر لوگوں کے سامنے بے حجاب بیٹھے شراب پی رہے ہیں۔ ان سے تو مَیں بہر حال اچھا ہوں۔ اتنے میں دریا کے پار کی طرف سے کشتی کنارے کے قریب آئی اور لہر کے صدمہ سے الٹ گئی۔ اس میں چھ آدمی تھے۔ یہ نظارہ دیکھ کر وہ عورت کا ساتھی اُٹھا اور دریا میں کود پڑا۔ اور ایک ایک کر کے پانچ آدمیوں کو نکال لایا۔ پھر اس شخص سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اب آپ بھی اس چھٹے آدمی کو نکالیں یا دور دور بیٹھے دوسروں پر ہی بدظنی کرنا جانتے ہیں۔ سُنیے یہ عورت میری والدہ ہے اور اس بوتل میں پینے کا پانی ہے جو ہم نے سفر میں محفوظ کر رکھا ہے۔ یہ سُن کر وہ شخص بہت شرمندہ ہؤا اور بدظنی سے توبہ کی۔"

(سیرت المہدی۔ جلد اوّل، حصہ سوم، حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے۔ روایت نمبر 783، صفحہ 723)

آپ کسی کی شکایت پر توجہ نہیں دیتے تھے

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کی روایت ہے کہ:

"ایک دفعہ کسی کام کے متعلق میر صاحب یعنی میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب کا اختلاف ہو گیا۔ میر صاحب نے ناراض ہو کر اندر حضرت صاحب کو جا اطلاع دی۔ مولوی محمد علی صاحب کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ ہم لوگ یہاں حضور کی خاطر آئے ہیں کہ تا حضور کی خدمت میں رہ کر کوئی خدمت دین کا موقع مل سکے لیکن اگر حضور تک ہماری شکایتیں اس طرح پہنچیں گی تو حضور بھی انسان ہیں ممکن ہے کسی وقت حضور کے دل میں ہماری طرف سے کوئی بات پیدا ہو تو اس صورت میں ہمیں بجائے قادیان آنے کا فائدہ ہونے کے اُلٹا نقصان ہو جائے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میر صاحب نے مجھ سے کچھ کہا تو تھا مگر میں اس وقت اپنے فکروں میں اتنا محو تھا کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے معلوم نہیں کہ میر صاحب نے کیا کہا اور کیا نہیں کہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ چند دن سے ایک خیال میرے دماغ میں اس زور کے ساتھ پیدا ہو رہا ہے کہ اس نے دوسری باتوں سے مجھے بالکل محو کر دیا ہے بس ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے وہی خیال میرے سامنے رہتا ہے، میں باہر لوگوں میں بیٹھا ہوتا ہوں اور کوئی شخص مجھ سے کوئی بات کرتا ہے تو اس وقت بھی میرے دماغ میں وہی خیال چکر لگا رہا ہوتا ہے۔ وہ شخص سمجھتا ہوگا کہ میں اس کی بات سن رہا ہوں مگر میں اپنے اس خیال میں محو ہوتا ہوں۔ جب میں گھر جاتا ہوں تو وہاں بھی وہی خیال میرے ساتھ ہوتا ہے۔ غرض ان دنوں یہ خیال اس زور کے ساتھ میرے دماغ پر غلبہ پائے ہوئے ہے کہ کسی اور خیال کی گنجائش نہیں رہی۔ وہ خیال کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ ایک ایسی جماعت تیار ہو جاوے جو سچی مومن ہو اور خدا پر حقیقی ایمان لائے اور اس کے ساتھ حقیقی تعلق رکھے اور اسلام کو اپنا شعار بنائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر کاربند ہو اور اصلاح و تقویٰ کے رستے پر چلے اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ قائم کرے تا پھر ایسی جماعت کے ذریعہ دنیا ہدایت پاوے اور خدا کا منشاء پورا ہو۔ پس اگر یہ غرض پوری نہیں ہوتی تو اگر دلائل و براہین سے ہم نے دشمن پر غلبہ بھی پالیا اور اس کو پوری طرح زیر بھی کر لیا تو پھر بھی ہماری فتح کوئی فتح نہیں کیونکہ اگر ہماری بعثت کی اصل غرض پوری نہ ہوئی تو گویا ہمارا سارا کام رائیگاں گیا مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ دلائل و براہین کی فتح کے تو نمایاں طور پر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اور دشمن بھی اپنی کمزوری محسوس کرنے لگا ہے لیکن جو ہماری بعثت کی اصل غرض ہے اس کے متعلق ابھی تک جماعت میں بہت کمی ہے اور بڑی توجہ کی ضرورت ہے پس یہ خیال ہے جو مجھے آجکل کھا رہا ہے اور یہ اس قدر غالب ہو رہا ہے کہ کسی وقت بھی مجھے نہیں چھوڑتا۔"

(سیرت المہدی۔ حصہ اول، صفحات 235-236)

مولانا ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی غلام یاسین مولانا ابوالنصر آہ تھے۔ آپ سے صدہا آدمیوں نے بیعت کر رکھی تھی۔ وہ بمبئی میں وائی۔ ایم۔ ایس کے پریچنگ ہال میں ہر ہفتے جاتے اور غیر مسلموں سے نہایت سرگرم مباحثے کرتے تھے۔ ان مباحثات میں وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر سے استفادہ کرتے تھے۔ اور ان کی بڑی خواہش تھی کہ قادیان میں آکر کسی وقت حضورؑ کی زیارت کا شرف حاصل کریں۔ حضرت اقدس علیہ السلام سے اپنی ملاقات کے احوال بیان کرتے ہوئے آپ روایت بیان کرتے ہیں:

”میں نے اور کیا دیکھا! قادیان کی بستی دیکھی! اور جناب مرزا صاحب مسیح موعود سے ملاقات کی اور ان کا مہمان رہا۔ جناب مرزا صاحب قادیانی کے اخلاق عالی اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ حضرت مرزا صاحب کی صورت نہایت ہی شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی اور دل کو فریفتہ کر لیتا ہے۔ آنکھوں میں خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے۔ مزاج بہت ٹھنڈا مگر دلوں کو گرمانے والا ہے۔ آپ کے مریدوں میں بڑی عقیدت اور بڑا اخلاص دیکھا۔ حضرت مرزا صاحب کی وسیع اخلاقی کا یہ ادنیٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام اور مہمان نوازی کی متواتر نوازشوں پر بایں الفاظ مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا کہ ہم آپ کو اس وعدہ پر جانے کی اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں۔ میں جس شوق کو لے کر گیا تھا اسے ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ قادیان لے جائے۔“

(تاریخ احمدیت، جلد دوم، صفحات 390-391)

مسٹر والٹر قادیان میں

اب میں ایک ایسی شہادت پیش کرتا ہوں جو وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ کی مصداق ہے۔ جنوری 1916ء کے پہلے ہفتہ میں مسٹر والٹر (سیکرٹری کرسچن ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور) سلسلہ احمدیہ کی تحقیق کے لئے قادیان آئے۔ مسٹر ہیوم (ایجوکیشنل سیکرٹری) اور مسٹر لیوکس (وائس پرنسپل فورمین کرسچن کالج لاہور) بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ان سب صاحبوں نے دوبارہ حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات کر کے بعض مذہبی امور دریافت کئے اور حضورؓ نے بڑی تفصیل سے ان کے جواب دیے۔ اس پر انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ گفتگو میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اور قاضی عبد الحق صاحب ترجمان تھے۔

اسی دوران میں مسٹر والٹر حضرت منشی اروڑے خاں صاحبؓ تحصیلدار کپور تھلہ سے بھی ملے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابی اور معمر بزرگ تھے۔ انہوں نے حضرت منشی صاحب سے چند رسمی باتوں کے بعد دریافت کیا کہ آپ پر مرزا صاحب کی صداقت میں سب سے زیادہ کس دلیل نے اثر کیا۔ حضرت منشی صاحب نے جواب میں فرمایا کہ میں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا۔ مگر مجھ پر جس بات نے زیادہ اثر کیا وہ حضرت صاحب کی ذات تھی جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانتدار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا۔ انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ باقی میں تو ان کے منہ کا بھوکا ہوں مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں یہ فرما کر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد میں اس قدر بے چین ہو گئے کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔ اور ان کے چہرہ کا رنگ ایک دھلے ہوئے کپڑے کی طرح سفید ہو گیا۔ مسٹر والٹر نے بعد کو ”احمدیہ مومنٹ“ کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں اپنے تأثرات ان الفاظ میں لکھے کہ

”میں نے بعض پرانے احمدیوں سے ان کے احمدی ہونے کی وجہ دریافت کی تو اکثر نے سب سے بڑی وجہ مرزا صاحب کے ذاتی اثر اور جذب اور مقناطیسی شخصیت کو پیش کیا۔ میں نے 1916ء میں قادیان جا کر (حالانکہ اس وقت مرزا صاحب کو فوت ہوئے آٹھ سال گزر چکے تھے) ایک ایسی جماعت دیکھی جس میں مذہب کے لئے وہ سچا اور زبردست جوش موجزن تھا۔ جو ہندوستان کے عام مسلمانوں میں آج کل مفقود ہے۔ قادیان میں جا کر انسان سمجھ سکتا ہے کہ ایک مسلمان کو محبت اور ایمان کی وہ روح جسے وہ عام مسلمانوں میں بے سود تلاش کرتا ہے احمدی جماعت میں بافراط ملے گی۔“

(تاریخ احمدیت، جلد نمبر 4، صفحہ 188-189۔ ایڈیشن 2007ء، قادیان)

اسی طرح انہوں نے مزید لکھا کہ:

”یہ بات ہر طرح ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنی عادات میں سادہ اور فیاضانہ جذبات رکھتے تھے۔ ان کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی یقیناً قابل تحسین ہے۔ صرف ایک مقناطیسی جذب اور دلکش اخلاق رکھنے والا شخص ایسے لوگوں کی دوستی اور وفاداری حاصل کر سکتا ہے جن میں سے کم از کم دو نے افغانستان میں اپنے عقائد کے لئے جان دے دی مگر مرزا صاحب کا دامن نہ چھوڑا۔ میں نے بعض پرانے احمدیوں سے ان کے احمدی ہونے کی وجہ دریافت کی تو اکثر نے سب سے بڑی وجہ مرزا صاحب کے ذاتی اثر اور ان کے جذب اور کھینچ لینے والی شخصیت کو پیش کیا۔“

(سیرت المہدی، جلد اول، حصہ اول، صفحہ 268-269، روایت نمبر 297)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان اوصاف کو اپنانے کی توفیق دے۔ اور ہم اس مشن کو پورا کرنے والے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن تھا۔ کہ ہمارا تزکیہ نفس ہو۔ اور جس کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے۔ اور اُن اخلاق کو دوبارہ قائم کیا تا جماعت احمدیہ دنیا میں امن، پیار اور محبت و سلامتی کا گہوارہ بن جائے۔ اَللّٰھُمّ صَلّ علٰی مُحَمّدٍ و عَلیٰ عَبْدِہِ المَسِیْحِ المَوْعُوْد۔

صحابیاتِ رسول ﷺ

ڈاکٹر امۃ الرحمٰن احمد

نیشنل سیکرٹری تعلیم، لجنہ اماء اللہ، امریکہ

وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ ۙ﴿۹﴾ بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۚ﴿۱۰﴾

(سورۃ التکویر: 9-10)

اور جب زندہ در گور کی جانے والی (اپنے بارہ میں) پوچھی جائے گی (کہ) آخر کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی ہے؟

وادیٔ عرب کا وسیع صحرا جو معصوم بچیوں کو زندہ در گور کرنے کا خاموش گواہ ہے۔ زمانۂ جاہلیت کے ایک تاریک باب کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ صرف صلاحیتوں کو ہی نہیں بلکہ خوابوں کو، امیدوں کو بھی ملیامیٹ کر کے زندگی کو دفنا دینے والا بھیانک باب تھا۔ وہ ہچکیاں اور سسکیاں جو اب تک اس ہوا میں بسی ہوئی ہیں!

عرب کا وسیع ریگستان ہے اور اس کی ایک تاریک رات ایک باپ چپکے سے اپنی بچی کو اٹھا کر باہر میدان میں جا رہا ہے۔ اس نے بچی کو پاس بٹھایا اور ایک گڑھا کھودنے لگا۔ پھر اس نے اپنی بیٹی کو اٹھا کر اس میں لٹا دیا۔ بیٹی رونے لگی ابّا ابّا یہ کیا کر رہے ہو۔ باپ نے تیزی سے مٹی ڈالنی شروع کر دی اور اس کا منہ بند کر دیا۔ اس کی سسکیاں ہچکیاں بلند تو ہوئیں مگر کسی نے نہ سنیں اور بچی دم توڑنے لگی ابا ابا کی آواز آہستہ آہستہ مدھم ہوتی چلی گئی ...اور باپ اس سے دور ہوتا چلا گیا وہ باپ جو بچیوں کے لئے آسمان کی طرح ایک سائبان ہوتا ہے۔ اپنی بچی کو دفنا کر پر سکون ہے کہ اب اس کو لڑکی پیدا کرنے پر طعنہ نہیں ملے گا۔ حضرت نواب مبارکہؓ اس واقعہ کو یوں بیان فرماتی ہیں:

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
وہ رحمت عالمؐ آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے

آج وہی بازگشت مجھے پوچھتی ہے کہ تم جو آنحضرت ﷺ کے احسان کی وجہ سے زندہ ہو تو اس زندگی سے تم کیا کر رہی ہو؟ کیا تم اس زندگی کو اللہ کے لئے گزار رہی ہو یا دنیا کے لئے؟ آپ ﷺ ہی تو تھے جن کی زندگی بخش تعلیم نے صحرا کو ایک جنت میں بدل دیا اور آپؐ کی قوت قدسی نے ایسی صحابیات پیدا کر دیں کہ ان کی مثال رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔ اور جن کے بارہ میں میں بولنے جا رہی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہم سے ایک سوال پوچھتے ہوئے فرماتے ہیں:

تم صحابیات کی بروز ہو لیکن تم صحیح طور پر بتاؤ کہ کیا تمہارے اندر دین کا وہی جذبہ موجزن ہے جو صحابیات میں تھا؟ کیا تمہارے اندر وہی نور موجود ہے جو صحابیات میں تھا۔ کیا تمہاری اولادیں ویسی ہی نیک ہیں جیسی صحابیات کی تھیں؟ پس اگر ترقیات دیکھنی ہیں تو ہمیں بھی وہ ایمان پیدا کرنا ہو گا، جذبہ پیدا کرنا ہو گا اور اخلاص و وفا پیدا کرنی ہو گی۔ (خطبہ جمعہ، فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 12 / اپریل 2024ء)

اب میں چاہتی ہوں کہ آپ دو الفاظ ذہن میں رکھیں: اوّلین اور آخرین: اوّلین میں وہ صحابیات تھیں جن کا ذکرِ خیر میں کروں گی۔ اور آخرین میں آپ اور ہم ہیں۔ دستور زمانہ ہے کہ جب زمانہ رسول سے دور ہوتا جاتا ہے تو لوگوں میں اخلاقی کمزوریاں بڑھنے لگتی ہیں۔ تو اگر آج میں اوّلین کی عورتوں کا موازنہ آخرین کی عورت سے نہ کروں تو میری تقریر کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں آپ کو صحابیات کے کتنے ہی واقعات نہ سنا دوں لیکن اگر حضور کی نصیحت کے مطابق ہم تفکر نہیں کرتیں تو میری تقریر کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب تک ہم خود کو اسوۂ صحابیات پر لانے کا سوچ کر گھر نہیں جاتیں تو میری تقریر کا کوئی فائدہ نہیں۔

سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات سے بہت سی باتیں کی ہیں جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِکَ اِنۡ کُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا وَزِیۡنَتَهَا فَتَعَالَیۡنَ اُمَتِّعۡکُنَّ وَاُسَرِّحۡکُنَّ سَرَاحًا جَمِیۡلًا ﴿﴾ وَاِنۡ کُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَالدَّارَ الۡاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡکُنَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿﴾

(سورۃ الاحزاب: 29-30)

اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مالی فائدہ پہنچاؤں اور عمدگی کے ساتھ تمہیں رخصت کروں۔ اور اگر تم اللہ کو چاہتی ہو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو تو یقیناً اللہ نے تم میں سے حُسنِ عمل کرنے والیوں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿﴾ وَ قَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِیَّةِ الۡاُوۡلٰی وَاَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیۡنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیُذۡهِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَهِّرَکُمۡ

تَطْهِیْرًا ۝وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۝(سورۃالاحزاب: 33-35)

اے نبی کی بیویو! تم ہر گز عام عورتوں جیسی نہیں ہو بشر طیکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس بات لجا کر نہ کیا کرو ورنہ وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے طمع کرنے لگے گا۔ اور اچھی بات کہا کرو۔ اور اپنے گھروں میں ہی رہا کرو اور گزری ہوئی جاہلیت کے سنگھار جیسے سنگھار کی نمائش نہ کیا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہلِ بیت! یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی آلائش دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ اور یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) باخبر ہے۔

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَہُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِہِمْ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ۝

(سورۃالاحزاب:37)

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے معاملہ میں اُن کو فیصلہ کا اختیار باقی رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ بہت کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

اگر تم غور کرو گی تو تم اپنے آپ کو صحابیات سے بہت پیچھے پاؤ گی۔ پھر آپؓ نے فرمایا کہ ان کی قربانیاں جو انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر کیں اللہ تعالیٰ کو ایسی پیاری لگیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت جلد ان کو کامیابی عطا کی اور دوسری قومیں جس کام کو صدیوں میں نہ کر سکیں ان کو چند سالوں کے اندر کر کے دکھایا۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ ۝

(سورۃالبیّنہ:9)

اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اُس سے راضی ہو گئے۔ یہ اُس کے لئے ہے جو اپنے ربّ سے خائف رہا۔

آیئے اب میں آپ کو انہی **اوّلین** کے درمیان لے چلتی ہوں۔ میرے سامنے ماضی کی کھڑکیاں ایک ایک کر کے کھلتی چلی جا رہی ہیں۔

☆...پہلی کھڑکی میں حضرت آمنہؓ نظر آئیں۔ ان میں کیا ایسی بات تھی جو اللہ تعالیٰ کو پسند آئی کہ آپ کو رحمۃ للعالمین سرور کونین فخر دو عالم حضرت محمد ﷺ کو جنم دینے کے لیے چُنا اور چھ سال بعد آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ اس وقت والدہ ماجدہ آپؐ کو ساتھ لے کر اپنے میکے سے ملنے مدینہ گئیں اور حضرت ام ایمنؓ بطور خادمہ ساتھ تھیں جو آپ کو مکہ واپس لے آئیں۔

حضرت اُمّ ایمنؓ کی زبان میں کچھ لکنت تھی جب وہ کسی کے پاس جاتیں تو سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ کی بجائے، (پہلے یہ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ کہنے کا رواج تھا) لکنت کی وجہ سے سَلَامٌ لَا عَلَیْکُمْ کہتی تھیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ کی بجائے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے کی اجازت دی اور اب تک وہی رواج ہے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 8 صفحہ 179 تا 181 ام ایمن، جلد 1 صفحہ 93-94 ذکر وفاۃ آمنہ ام رسول اللہؐ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (السیرۃ الحلبیۃ جلد اوّل، صفحہ 77، باب وفاۃ والدۃ رسول اللہ ﷺ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)
(اسد الغابہ جلد 7 صفحہ 291 "ام ایمن" مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

☆...اب میں نے دوسری کھڑکی کی طرف دیکھا تو مجھے حضرت خدیجہؓ نظر آئیں۔ خدیجہ بنت خویلد، آپ کی پہلی بیوی، ایک بڑی تاجر تھیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح بیان فرمائی ہے کہ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کی تو آپؓ سمجھ گئیں کہ میں مالدار ہوں اور یہ غریب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ضرورت ہو گی مجھ سے مانگنا پڑے گا اور یہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم برداشت نہ کر سکیں۔ آپ نے رسول اللہ سے فرمایا کہ میں اپنی ساری دولت اور غلام آپ کو دینا چاہتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم نے سوچ لیا ہے اور سارا مال اور سارے غلام مجھے دے دیے ہیں تو میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے جیسا کوئی دوسرا انسان میرا غلام کہلائے آپؐ یہ سن کر بے انتہا خوش ہوئیں۔ آپؐ باہر نکلے، خانہ کعبہ میں آئے اور آپؐ نے اعلان فرمایا کہ خدیجہؓ نے اپنا سارا مال اور اپنے سارے غلام مجھے دے دیے ہیں۔ میں ان سب غلاموں کو آزاد کرتا ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ مزید لکھتے ہیں کہ آج کل اگر کسی کو مال مل جائے تو وہ کہے گا کہ چلو موٹر خرید لیں، کوٹھی بنا لیں، یورپ کی سیر کر لیں اور یا پھر یہ بھی کہ اگر بیوی اپنے خاوند کو مال دے بھی دے تو یہ اپنی خواہشات پورا کرنے کے علاوہ بیوی کے حقوق ادا کرنے سے ہی انکاری ہو جاتے ہیں اور پھر کوشش یہ ہوتی ہے کہ مال تو ہمارا ہو ہی گیا، اب تم ہماری لونڈی بن کے رہو، اور بیویاں پھر مجبور ہو جاتی ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام تھا، جو صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر مال خرچ کرتے اور غلاموں کو آزاد کرتے۔ اس لیے وہ انسان کامل اس مال کا واقعی میں حقدار تھا۔ (ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 7/جون 2019ء)

☆...ماضی کی تیسری کھڑکی میں حضرت فاطمہؓ سید الانبیاءؐ کی پیاری بیٹی کو دیکھا جو نمود و نمائش سے نفرت کرتیں اور سادگی کو پسند فرماتی تھیں ایک مرتبہ حضرت

خدیجہؓ نے کسی شادی پر عمدہ کپڑے اور زیورات بنا کے دیئے جو آپ نے پہننے سے انکار کر دیا اور سادہ لباس میں شرکت کی۔ آپ نے بہت مشکل حالات میں پرورش پائی۔ اپنے عظیم باپ اور صحابہ کرام پر ظلم و ستم کے پہاڑ ٹوٹتے دیکھتیں۔ آپ کی شادی حضرت علیؓ سے ہوئی آپ کا جہیز کیا تھا؟ بان کی چارپائی، چمڑے کا گدا، جس میں روئی کی بجائے کھجور کے پتے تھے۔ ایک مشکیزہ، دو مٹی کے گھڑے، ایک چکی، ایک پیالہ اور ایک مصلّٰی۔ آپ نہایت متقی پرہیز گار صابر و قانع خاتون تھیں۔ آپ کی راتیں عبادت الٰہی اور نوافل میں بسر ہوتیں اور دن روزے سے گزرتے۔ گھر کا سارا کام خود کرتیں چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے۔ مشک میں پانی بھر بھر کر لاتیں تو سینے پر گٹے پڑ گئے تھے۔ گھر میں جھاڑو دینے سے چولہے کے پاس بیٹھنے سے دھوئیں سے رنگت خراب ہو گئی تھی۔ حضرت علی سلطان الفقراء تھے اور حضرت فاطمہؓ نے فقر وفاقہ میں بھرپور ساتھ دیا اور کئی کئی دن فاقے میں بسر کئے۔ ایک مرتبہ دونوں میاں بیوی آٹھ پہر سے بھوکے تھے۔ حضرت علیؓ کو مزدوری سے ایک درہم ملا۔ اس سے جَو خرید کر گھر پہنچے رات ہو چکی تھی آپ نے شوہر کا استقبال کیا چکی میں جَو پیسے روٹی پکائی اور حضرت علیؓ کے سامنے رکھ دی۔ وہ کھا چکے تو خود کھانے بیٹھیں۔ آپ دونوں کے اکثر دن فاقوں میں گزرتے تھے مگر آپ نے یہ نہیں کہا کہ اگر کھلا پلا نہیں سکتے تو مجھے طلاق دے دو۔ یہ اسلام کی فتوحات کا زمانہ تھا مال غنیمت آنا شروع ہو چکا تھا۔ ”حضرت فاطمہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چکی چلانے کی وجہ سے ہاتھ میں تکلیف کا اظہار کر کے کسی خادم کے انتظام کا کہا تو آپؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو، تینتیس دفعہ سبحان اللہ کہو اور تینتیس دفعہ الحمد للہ کہو۔ یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خادم کا مہیا کرنا مشکل نہ تھا لیکن ممکن تھا کہ لوگ کچھ کا کچھ نتیجہ نکالتے اور بادشاہ ان اموال کو اپنے لیے جائز سمجھ لیتے۔ پس احتیاط کے طور پر آپؐ نے اپنے پاس بغرض تقسیم آنے والے غلام اور لونڈیوں میں سے کچھ نہ دیا۔“(خلاصہ خطبہ جمعہ 20/اکتوبر 2023ء)

سورہ الدھر: آیت 9 میں اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اس طرح فرماتا ہے:

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا وہ اللہ کی راہ میں مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

☆...چوتھی کھڑکی میں دیکھا تو حضرت عائشہؓ نظر آئیں۔

عائشہؓ پیغمبرِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیوی تھیں۔ آپ علم کی دولت سے مالا مال تھیں اور آنحضرتؐ سے بہت کچھ بہت کم عرصہ میں سیکھ لیا تھا۔ آپ نے احادیث بیان کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور اسلامی فقہ کی ترتیب میں بھی مدد کی۔ ان کا حجرہ اس قدر مختصر تھا کہ آپ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں تا کہ رسول خدا کے سجدہ کے لیے جگہ بن جائے۔

☆...حضرت عائشہؓ کی غزوۂ اُحد کے دن ہند بنت عَمروؓ سے ملاقات ہوئی جو اونٹنی پر شوہر، بیٹے اور بھائی کی نعشیں لے کر جا رہی تھیں۔ جب حضرت عائشہؓ نے میدانِ جنگ کی خبر لینے کی کوشش کی تو ھندؓ باوجود یہ کہ، **اپنے تین قریبی رشتہ داروں کی، لاشیں اٹھائی ہوئی ہیں لیکن پوچھنے پر یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک ہیں تو سب ٹھیک ہے۔ ان کو تو مَیں دفنا ہی دوں گی اب۔ جب آپؐ خیریت سے ہیں تو پھر کوئی ایسی بات ہی نہیں۔**(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 8مارچ 2024ء)

صحابیات کی قربانیوں کا احسان تو کبھی نہیں بھلایا جا سکتا۔ آپؐ کی ازواج مطہرات سادہ زندگی گزارتیں اور صبر و استقلال کا ایک نمونہ تھیں۔ وہ اپنے گھروں میں بہت کم سامان کے ساتھ رہتی تھیں، ان کے گھر مال تھا تو ایمان کا تھا، مال تھا تو صبر کا تھا، مال تھا تو تواضع کا تھا، مال تھا تو محبت کا تھا، ایمانداری اور مددگاری کا تھا۔ وہ کمائی کو خدا کی رضا پر عَلٰى حُبِّهٖ خرچ کرتی تھیں۔ وہ اخلاق کا اعلیٰ نمونہ تھیں اور اجتماعی امور میں بے مثال تھیں۔ اپنے موجودہ حالات سے راضی رہنا اور دوسروں کی مدد کرنا ان کا روز کا معمول تھا۔ انہوں نے قربانی دی تو اپنے مال کی، قربانی دی تو اپنے احساسات کی، اپنے جذبات کی، اپنے آرام کی، اور اپنی آسائشوں کی۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں میں تحریک فرمائی کہ دین کو مالی قربانی کی ضرورت ہے تو حضرت بلالؓ نے جو اپنی چادر پھیلائی ہوئی تھی وہ عورتوں کے زیورات سے بھر گئی۔ عورتیں اُمڈی پڑتی تھیں، ایک دوسرے پر گرتی پڑتی تھیں کہ جو کچھ ہے پیش کر دیں۔ بالکل اسی طرح آج احمدیت نے وہ خواتین پیدا کی ہیں جو ایک سَو کہا جائے تو دو سَو تو ضرور جمع کر کے دیتی ہیں۔

بخاری کی روایت میں ہے کہ حضرت انسؓ نے بیان کیا اُحد کے دن لوگ شکست کھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہٹ گئے۔ مَیں نے حضرت عائشہؓ کو دیکھا اور حضرت امّ سُلَیمؓ کو اور انہوں نے اپنے کپڑے مضبوطی سے باندھے ہوئے تھے مَیں ان دونوں کی پنڈلیوں کی پازیبیں دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں تیزی سے مشکیں لے جا رہی تھیں۔ پھر وہ دونوں لوگوں کے منہ میں ان کو انڈیلتی تھیں۔ ابن ابی شَیبَہ اور امام احمد بن حنبل نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ اُحُد کے دن عورتیں مسلمانوں کے پیچھے مشرکین کے زخمی لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارتی تھیں۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، جلد4، صفحہ 203، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

☆...جب سعد بن معاذؓ کی نظر اپنی والدہ پر پڑی انہوں نے کہا، یا رسول اللہ ؐ! میری ماں! یارسول اللہ ؐ! میری ماں! یعنی دو دفعہ بتایا کہ میری ماں آرہی ہے۔ ’’آپؐ نے فرمایا۔ بی بی! بڑا افسوس ہے کہ تیرا ایک لڑکا اس جنگ میں شہید ہو گیا ہے ...اس کی نظر آپؐ کے چہرہ پر ٹِک گئی۔ وہ آپؐ کے قریب آئی اور کہنے لگی **یارسول اللہ ؐ! جب مَیں نے آپ کو سلامت دیکھ لیا ہے تو آپ سمجھیں کہ مَیں نے مصیبت کو بھون کر کھالیا۔**(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 19/اپریل 2024ء)

’’مصیبت کو بھون کر کھالیا‘‘ کیا عجیب محاورہ ہے۔ محبت کے کتنے گہرے جذبات پر دلالت کرتا ہے۔ غم انسان کو کھاتا ہے وہ عورت جس کے بڑھاپے میں اس کا عصائے پیری ٹوٹ گیا کس بہادری سے کہتی ہے کہ میرے بیٹے کے غم نے مجھے کیا کھانا ہے جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو میں اس غم کو کھا جاؤں گی۔

اوّلین اصحابؓ کے نمونے اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں بیان فرمائے۔ (آیت 36) لیکن میں آخرین کی بات کروں تو اگر آپ ﷺ کی قوت قدسی نے صحابیات کے وہ نمونے اس وقت پیدا کئے تھے تو ان کے غلام صادق حضرت مسیح موعودؑ نے وہ نمونے آج بھی پیدا کر دیے ہیں جو ان کی سچائی کا ثبوت ہیں۔ اگر اس وقت مسلمات مومنات تھیں تو آج بھی ہیں۔ اگر اس وقت قانتات اور صادقات تھیں تو آج بھی ہیں، اگر اس وقت صائمات اور متصدقات تھیں تو آج بھی ہیں۔ اور میری پیاری بہنو اگر اُس وقت ذاکرات اور حافظات لفروجھنّ تھیں تو آج بھی ہیں۔

آج احمدیت نے بھی ویسی ہی صحابیات پیدا کر دی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ سورۃ الواقعہ کے عین مطابق، جس میں اللہ تعالیٰ نے تین گروہوں کا ذکر فرمایا ہے۔ مقربین، اولین اور آخرین۔ اوّلین میں مومن لوگوں کے نمونے عام مسلمان سے زیادہ ہوں گے اور آخرین میں مومن لوگوں کے نمونے کم اور عام مسلمان زیادہ ہوں گے، اسی لیے اس وقت صحابیات کے نمونے عام مسلمان عورتوں سے زیادہ تھے اور آج آخرین میں کم ہیں ۔ اوّلین میں صحابیات کے نمونے عام مسلمان عورتوں سے زیادہ تھے اور آج کم ہیں۔

جب مجھے مئی 2010ء کا لاہور کا سانحہ یاد آتا ہے تو میرا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے کہ اس وقت ہم سب نے ان آخرین کی بیواؤں اور بیٹیوں کا وہ بلند پایہ حوصلہ دیکھا تھا جو اوّلین صحابیات کا نمونہ تھا۔ وہ اوّلین کی داستان تھی یہ آخرین کی ۔ صبر سے بھرپور بیانات اور روحانیت اور عشق الٰہی سے بھری ہوئی روایتیں سب ایک ہی تو ہیں۔ شہداء کی ماں اور بہن کا درجہ پا کر بے انتہا صبر اور حوصلے کی داستانیں رہتی دنیا کے لیے ایک نمونہ بنا کر قائم کر دیں۔ مبلغوں کی بیویوں کی درد بھری داستانیں بھی ہیں (خاکسار بھی ایک مبلغ کی بیٹی ہے جو بچپن میں بہت کمزور تھی) جو اکیلی ہی مجھ جیسے بیمار بچوں کو پالتی تھیں۔ ہمارے باپ زندہ تھے مگر اللہ کی خاطر اور ان کی غیر موجودگی میں بیوی بچے بھی سب قربانی کر رہے تھے۔ تو یہ آخرین کے نمونے تو صرف احمدیت نے پیدا کیے ہیں یہ اس بات کا قطعی ثبوت ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ واقعی آنحضرت ﷺ کے بروز اور غلام تھے۔ اسی صحرا سے پھر ایک نیا سورج طلوع ہوتا ہے امیدوں کو حقیقت میں بدلتا ہے۔ سید دو عالم سرور کونین پاک محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے ﷺ نے ہر بیٹی اور ہر عورت کو فرش سے اٹھا کر عرش پہ بٹھا دیا۔ ہر بچی اور ہر عورت کو اپنی حفاظت میں لے لیا۔ وہی صحرا اب اس قدر تبدیل ہو گیا ہے کہ وہاں بنجر زمین کی جگہ پھل پھول اُگ رہے ہیں۔ ابھی ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن میں پیارے حضور نے عورتوں کو مردوں کے برابر مقام دینے پر زور دیا ہے اور مجھے ایسا لگا کہ حضور نے مجھے عرب کی اس قبر سے نکال باہر کھڑا کیا ہے اور نئی زندگی دی ہے اب لڑکیاں ہر میدان میں مردوں کے بالمقابل ہیں۔ وہی صحرا کی بیٹیاں آج دنیا کی بیٹیاں ہیں۔ لمبے قد سے کھڑی ہیں اور ان کی ساری صلاحیتیں عیاں ہو گئی ہیں۔

یہ وہی مثالیں ہیں جیسے اوّلین اپنا سارا مال اور زیور لٹا دیتی تھیں آج بھی جب سات سو ہزار مانگے جاتے ہیں تو یہ خواتین ایک لاکھ جمع کر کے دیتی ہیں۔ مجھے یقین ہے اور ضرور آپ کو بھی ہو گا کہ اگر آج تلوار سے جہاد ہوتا تو لجنہ کے ہاتھوں میں بھی ضرورت پڑنے پر تلوار ہوتی یا وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کر رہی ہوتیں یا مرتے ہوئے سپاہیوں کے لیے ہاتھ میں پانی ہوتا۔ اور اپنے اشعار سے جوانمردوں کا حوصلہ بڑھاتیں۔ بالکل اسی طرح جیسے اولین احد کے میدان میں کار فرما تھیں ...تو آیئے پھر ہم وہ بنیں جو جاہلیت کے صحرا کو، جو کہیں بھی ہو، ایسے باغ میں تبدیل کر دیں جس میں ہر طرح کے مواقع اور برابری کا احساس ہو۔ حضرت نواب مبارکہؓ کے اشعار پر ختم کرتی ہوں:

لا ثانی اسوۂ احمد کا یہ سیدھی راہ دکھاتا ہے
بے دنیا چھوڑے مسلم کو دنیا میں خدا مل جاتا ہے
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمدؐ مصطفٰے نبیوں کا سردار

اللھم صل علیٰ محمدٍ و علیٰ آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

-(قرونِ اولیٰ کی مسلمان خواتین، انوار العلوم جلد 25، صفحہ 441) ۔ از فریضۂ تبلیغ اور احمدی خواتین، انوار العلوم جلد 18 صفحہ 400-401

-(معجم البلدان جلد اوّل صفحہ 102 ’’ابواء‘‘ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

-(کتاب المغازی جلد 1 صفحہ 232-233 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

-(ماخوذ) (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 203 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1993ء)

-(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 67 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء

جلسہ سالانہ مستورات، جماعت احمدیہ امریکہ کا آنکھوں دیکھا حال

منعقدہ 28-30 جون، 2024ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ امریکہ کا چوہترواں جلسہ سالانہ اپنی روایات کے مطابق پوری شان و شوکت کے ساتھ، Greater Richmond Convention Center, 403 North 3rd Street Richmond, VA میں منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور شکر سے سر سجدہ ریز ہیں وہاں جماعت احمدیہ امریکہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ ہر طرف خلوص و فدائیت کے روح پرور نظارے نظر آئے۔ دورانِ جلسہ رضاکاران نے جس مستعدی، شوق اور ولولہ کے ساتھ ڈیوٹیاں سرانجام دیں وہ قابلِ تحسین ہے، اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈیوٹی پر موجود خدام جلسہ پر آنے والوں کا استقبال کرتے اور گاڑی پارک کرنے اور جلسہ گاہ تک جانے کے لیے ان کی رہنمائی کرتے۔ رچمنڈ کنونشن سینٹر کی وسیع و عریض دو منزلہ عمارت ہماری جلسہ گاہ تھی۔ اس کے دو بڑے حصے تھے: مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ۔ دونوں جلسہ گاہوں میں متعدد داخلی اور خارجی دروازے تھے۔ اس کے علاوہ بیچوں بیچ راستے سے برقی سیڑھیوں (Escalators) اور Elevators سے ایک منزل سے دوسری منزل اور ایک جلسہ گاہ سے دوسری میں جاسکتے تھے۔ بڑے اور چھوٹے ہال اور راہداریوں پر مشتمل یہ جلسہ گاہ جلسہ پروگرام کے بڑے ہال اور مختلف شعبہ جات کے سٹالز، نمائش اور وقفوں کے دوران ہونے والے متعدد اجلاسات جن میں بروز ہفتہ جلسہ کے اختتام پر امورِ طالبات، وقفِ نَو اور احمدیہ ویمن سائنٹسٹ ایسوسی ایشن (AWSA) کی تقریبات شامل ہیں، کے لیے نہایت خوبصورتی سے ترتیب دی گئی تھی۔ جلسہ گاہ کے اندر شاملینِ جلسہ کے لیے جلسہ سننے، ضیافت اور دیگر آرام دہ سامان مہیا کیے گئے تھے تو اس سے باہر نکلتے ہی پیدل کے راستے پر سڑک کے دوسری طرف بڑے بڑے ہوٹل اور پارکنگ کی سہولت تھی۔

جلسے کے پہلے دن کا آغاز خطبہ جمعہ سے ہوا۔ نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ، مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب نے خطبہ جمعہ میں جلسہ کے آداب اور مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہر واقف اور اجنبی، چھوٹے اور بڑے کو بلا تفریق سلام میں پہل کرنے کی کوشش کریں۔ کوئی بھی اس اسلامی حکم سے باہر نہیں ہے کہ السلام قبل الکلام یعنی وہ اپنے سامنے والے کو سلامتی کا پیغام پہنچائے۔ حضرت محمد ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد پہلی ہدایت سلامتی کو فروغ دینے کے لیے فرمائی: اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ یعنی سلام کو رواج دو۔ اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ اس ارشاد کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس جلسہ کے دوران ایک دوسرے کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ پیش کرتے رہیں۔

مکرم نائب امیر صاحب نے مزید کہا یہ بھی یاد رکھیں کہ جلسہ کا اصل مقصد یہ نہیں ہے کہ سفر، طعام اور قیام کے بہترین انتظام ہوں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کا اصل مقصد روحانی علم کو بڑھانا اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں ترقی کرنا قرار دیا ہے:

”تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت غالب آجائے“۔ (اطلاع منسلکہ آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 351)

عزت اور شرف اس بات میں نہیں کہ کوئی کتنی بڑی ایئر لائن سے آیا ہے اور کتنے بڑے ہوٹل میں ٹھہرا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت اور شرف کا مقام بہت مختلف ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے کون زیادہ معزز ہے؟ حضورؐ نے فرمایا لوگوں میں سے جو زیادہ متقی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم روحانی اعزاز کے متعلق نہیں پوچھ رہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسفؑ جو اللہ تعالیٰ کے نبی کے بیٹے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی (اسحٰقؑ) کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھ رہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو کیا تم عرب کے اعلیٰ خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ اُن میں سے جو جاہلیت میں معزز تھے اسلام میں بھی معزز ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھتے اور اس کا فہم رکھتے ہوں۔ (بخاری، کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ کان یوسف واخوتہ آیات اللسائلین، حدیقۃ الصالحین، صفحات 157-158)

تو آنحضرتؐ کے نزدیک حضرت یوسفؑ کا مقام دیکھیں۔ قرآن کریم ان کے بارے میں فرماتا ہے کہ انہیں معمولی قیمت دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةً پر (دو روئی کے گٹھوں) کے عوض بیچا گیا۔ آپؑ کو بہت سی مشکلات کا سامنا رہا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپؑ ثابت قدم رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔

جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ کو یاد کریں جس کی جلسہ گاہ غالباً ایک قالین یا شاید دو قالینوں کے برابر تھی۔ لوگ بھی کم تھے اور ان کے لیے اتنی ہی جگہ تھی جتنا بڑا آج کے دور میں جلسہ کا سٹیج ہوتا ہے یا غالباً اس سے بھی کم بہت چھوٹا سا جلسہ تھا، اس کے انتظامات بہت سادہ تھے، خواتین نے گھروں میں جلسہ کے لیے کھانا بنایا۔ اصل میں جلسہ میں آنے کی غرض بھی یہی ہے کہ سادگی اور خلوص کے جذبہ کے ساتھ شرکت کریں اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ وہ دلوں کو پاکیزگی عطا فرمائے اور یہ اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔

جمعہ کے بعد دوپہر کے کھانے کا وقفہ تھا۔ اس دوران لوگوں سے ملنے اور اس نئی جلسہ گاہ کی سیر کا بہت اچھا موقع تھا۔

مکرمہ امۃ الباری ناصر، مدیرِ اعلیٰ مجلہ النور اور خاکسار حسنیٰ مقبول احمد مدیر ’النور‘ امریکہ جلسے کی رپورٹنگ پر متعین تھیں۔ ہم نے جلسہ شروع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے خوب صورت سٹیج کے پاس ناظمہ اعلیٰ جلسہ مستورات نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ امریکہ، مکرمہ دیا طاہرہ بکر سے ملاقات کی۔ آپ بہت بشاشت سے پیش آئیں۔ جلسے کے انتظامات کا جائزہ لے رہی تھیں۔ اتنا بڑا کام سر پر تھا مگر توکّل علی اللہ کا اطمینان ان کے چہرے پر دیکھا جا سکتا تھا۔ ان کی دعا لے کر ہم نے کام کا آغاز کیا۔

لجنہ جلسہ سالانہ کی تیاری: ناظمات جلسہ سے اس بارے میں جو ایمان افروز اور دلچسپ گفتگو ہوئی وہ قارئین کی نذر ہے:

سٹیج کے انتظامات:

ناظمہ مکرمہ زونا احمد اور ان کی ٹیم کے فرائض جلسہ سے کچھ ہفتہ قبل شروع ہوئے۔ انہوں نے تمام شعبہ جات سے وہ اعلانات اور معلومات حاصل کیں جن کی جلسہ کے دوران ضرورت پڑتی ہے۔ ٹرانسپورٹ اور پارکنگ، نمازوں کے اوقات، مجلس اور نماز کے آداب کی یاددہانی کروانا، ایوارڈز کی فہرست، پروگرام میں حصہ لینے والوں کی فہرست۔ جلسہ کے پروگرام کے علاوہ دیگر تقریبات کی معلومات وغیرہ، جلسہ کے دوران ان کی ٹیم حسبِ ضرورت اعلانات کی صورت میں یہ معلومات حاضرین تک پہنچاتی رہتی ہے۔ اگر طے شدہ پروگرام میں تبدیلی ہو اس کی اطلاع بھی ساتھ ساتھ دی جاتی ہے۔ کارروائی کے دوران مائیک پر اعلان نہیں کیے جا سکتے اس صورت میں یہ ٹیم فوری طور پر MTA کی ٹیم سے رابطہ کر کے سکرینز پر تحریری اعلانات نشر کرواتی ہے تاکہ جلسہ کے پروگرام میں خلل نہ پڑے اور بروقت ضروری اعلان بھی ہو جائیں۔ گمشدہ اشیاء اور بچوں کے اعلان، نئی چھپنے والی کتابوں کو خریدنے کی ترغیب، وقتاً فوقتاً نظم و ضبط کے اعلانات بھی سٹیج ٹیم کی ذمہ داری میں آتے ہیں۔ الغرض یہ ٹیم بھی جلسہ سے قبل تیاریوں میں لگ جاتی ہے اور جلسہ کے دوران بلکہ اس کے وقفوں کے دوران بھی ڈیوٹی پر ہوتی ہے۔ زونا صاحبہ نے بتایا کہ محنت اپنی جگہ لیکن کامیابی صرف دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ جلسہ کے سب کام محض اللہ کے فضل سے ہی انجام پاتے ہیں۔

نائبہ ناظمہ اعلیٰ، نائبہ افسر جلسہ سالانہ مکرمہ امۃ الحئی (نیشنل نائب صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ)

عارضی طور پر بنائے ہوئے دفتر میں جلسہ سیکرٹری مکرمہ مہوش پال کے ساتھ مصروف تھیں ہم نے ان سے بحیثیت افسر جلسہ سالانہ جلسہ کی تیاری کے بارے میں کچھ سوالات کیئے۔

انہوں نے ہماری اصلاح کی کہ ناظمہ اعلیٰ اور افسر تو صدر صاحبہ ہیں ہم ان کی نائبات ہیں۔ اور ہمارے ساتھ معاونات اور تمام شعبہ جات کی ناظمات اور ان کی ٹیمیں ہیں۔ جنوری میں اس جلسہ کی باقاعدہ تیاری شروع کی۔ نئی جگہ ہونے کی وجہ سے بہت سے معلوم اور نامعلوم خدشات تھے۔ پارکنگ ایریا کا چیلنج سب سے بڑا تھا۔ اس نئی جلسہ گاہ میں مستورات کے لیے دو لیولز (دو منزلہ) پر انتظامات کیے یہ بھی ایک چیلنج تھا۔ اتنے بڑا کام اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ناممکن ہے۔ ہمیں مردوں کی طرف سے بھرپور تعاون اور مدد ملتی ہے جو قابلِ تعریف ہے۔

پرانی ہیرس برگ والی جلسہ گاہ کی نسبت یہ عمارت بہت نفیس، روشن اور اچھی نئی حالت میں ہے۔ کوئی بدبو نہیں ہے۔ آڈیو، ویڈیو، ایئر کنڈیشننگ بہترین ہے۔ لیکن نئی جگہ ہونے کی وجہ سے بہت سے مسائل سامنے آتے رہے۔ 700,000- مربع فٹ پر پھیلی ہوئی یہ عمارت بہت وسیع ہے لیکن اس کا نقشہ ایسا ہے کہ چند ایک ہال اور حصے بڑے ہیں باقی کمرے اور راہداریاں تعداد میں بہت ہیں لیکن سائز میں چھوٹے ہیں جس کی وجہ سے سٹالز اور دفاتر میں ہجوم ہو جاتا ہے۔ چھ سال تک کی عمر کے بچوں کا انتظام نچلی منزل پر کیا ہے یعنی وہ علیحدہ ہیں اس لیے ہر بچے کو ایک کلائی بند دیا گیا ہے جس پر بچے کی ماں کا ممبر کوڈ لکھا ہے تاکہ خدانخواستہ بچہ گم ہونے کی صورت میں اس کی ماں کو ڈھونڈنے میں آسانی ہو۔ اسی طرح ان کی دلچسپی اور ضرورت کی چیزیں یعنی ان کی جلسہ گاہ، کھانا، طعام گاہیں، دودھ، مائیکرو ویو، نرسنگ ایریا، بک سٹال، ان کو مصروف رکھنے کے لیے سرگرمیوں کی اشیاء، ڈائپر، سٹرولرز پارک کرنے کی جگہ، سب سہولتیں انہیں نچلی منزل پر ہی مہیا کر دی گئی ہیں تاکہ انہیں چھوٹی چھوٹی ضرورت کے لیے اوپر کی منزل پر نہ آنا پڑے۔ لیکن پھر بھی اس ایریا میں ٹریننگ کی بہت ضرورت ہے۔ سٹرولرز کے ساتھ جلسہ سننے کے لیے ایک علیحدہ مخصوص ہال ہے۔ بچے اپنے سٹرولرز میں زیادہ سکون محسوس کرتے ہیں اور مائیں بچوں کو سلا کر سکون سے جلسہ سن سکتی ہیں۔

نئی جلسہ گاہ کا ایک بہت بڑا مثبت پہلو یہ ہے کہ ٹھنڈا رکھنے کا انتظام بہت اچھا ہے۔ یہ سنٹرلی ایئر کنڈیشنڈ ہے اور ایسے مسائل نہیں ہیں کہ کہیں شدّت کی ٹھنڈ ہے اور کہیں گرمی محسوس ہو رہی ہو۔ جلسہ کی منصوبہ بندی میں عام طور پر گزشتہ سال کے اصلاحی مندرجات سے بھی مدد لی جاتی ہے اس طرح ہر سال کام میں بہتری آتی ہے۔ اور بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

دوسرے شعبہ جات سے فون پر WhatsApp کے ذریعہ بآسانی رابطہ میں رہتے ہیں۔

انتظامات کے نقطۂ نظر سے سب سے مشکل شعبہ نظافت اور بچوں کی جلسہ گاہ ہے۔ ان میں ڈیوٹی دینے سے لوگ گھبراتے ہیں تاہم ایسے بھی خدمت گزار ہیں جو ہر کام شوق سے کرتے ہیں۔ اس طرح اس مشکل پر قابو پایا جاتا ہے۔

کسی غیر متوقع مشکل پیش آجانے کی صورت میں فوراً اس کے حل کی تدابیر کی جاتی ہیں مثلاً ضیافت ایریا میں پہلے دن بہت ہجوم ہو گیا تھا جس کی وجہ سے لوگوں کو کچھ دیر زیادہ انتظار کرنا پڑا۔ ہم نے ہفتہ کے روز رجسٹریشن کے وقت بلّوں (Badges) پر سرخ اور سنہری رنگ کے سٹکرز لگائے۔ اس طرح دو گروپ بن گئے۔ ضیافت کے وقت گروپ نمبر 1 کو پہلے ضیافت ایریا میں بھیجا اور گروپ 2 کو کچھ دیر بعد۔ اس حکمتِ عملی سے زیادہ ہجوم نہیں ہوا۔ پہلے سے کھانے کے ڈبے بنا کر رکھنے سے بھی وقت کی بچت ہوئی نیز صفائی اور سہولت رہی، الحمدللہ۔ اسی طرح Escalators کے استعمال پر بھی یہ احتیاط برتی گئی کہ ایک ساتھ بہت سے لوگ اس پر نہ جائیں، ہجوم نہ ہو اور کسی کو چوٹ نہ لگے۔

ایک شکایت یہ ہوئی کہ بعض سٹالز اور دفاتر بہت فاصلے پر ہیں، بعض لوگوں کے لیے وہاں تک پہنچنا مشکل ہو رہا ہے، راستہ بھی واضح نہیں ہے، خاص طور پر رشتہ ناتا کا دفتر جو پردہ اور پرائیویسی کی وجہ سے سب سے آخر پر بنایا گیا تھا۔ وہاں خاندانوں کی ملاقاتیں (Meet and Greet) بھی کرانی تھیں۔ اس شکایت کو دُور کرنے کے لئے سکرینز پر معلومات مہیا کی گئیں اور جگہ جگہ پر راستہ بتانے کے لئے ڈیوٹیاں لگا دی گئیں۔

مکرمہ نائبہ ناظمہ اعلیٰ نے مزید بتایا کہ ان کا کام جلسہ ختم ہونے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ جیسے جلسہ شروع ہونے سے پہلے ضروری سامان کی فہرستیں بنا کر بجٹ وغیرہ کی

منظوری لی جاتی ہے اسی طرح جلسہ کے بعد بھی جماعت کی ایک ایک چیز امانت سمجھ کر سنبھال کر رکھی جاتی ہے۔ ہر سال اسی طریق پر کام ہوتا ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ اور دیگر بڑے پروگراموں میں خدمت سرانجام دیتے ہوئے اب قریباً 20 سال ہو گئے ہیں۔ ربوہ کے جلسوں پر بہت کام کیا ہوا ہے۔ وہاں ہمارا گھر بھی ایک قیام گاہ کی صورت اختیار کر جاتا تھا تو یہ اس وقت کی تربیت ہے جو کام آرہی ہے۔ اصل مدد تو اللہ تعالیٰ کی ہے۔

حاضری نگرانی: ناظمہ مکرمہ بشریٰ چودھری اور نائبہ مکرمہ نادیہ خان نے بتایا کہ اس شعبہ کی ذمہ داریوں میں ڈیوٹی کے بِلّے یعنی Badges بنانا، لجنہ صدرات سے رضاکاروں کے نام حاصل کرنا، دستاویزی ریکارڈ رکھنا اور مختلف شعبہ جات میں رضاکار تعیّنات کرنا، اگر کوئی جلسہ پر آنے کے بعد خود کو ڈیوٹی کے لیے پیش کرے اسے حسبِ ضرورت ٹریننگ دے کر ڈیوٹی پر لگانا وغیرہ شامل ہیں۔ کام زیادہ ہونے کی وجہ سے حاضری نگرانی کے تین دفاتر مصروفِ عمل تھے۔

لجنہ اماء اللہ امریکہ تاریخی نمائش: اس نمائش میں جماعت احمدیہ امریکہ کی سو سالہ تاریخ کا ایک تصویری جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی تصاویر، اس صدی میں پیش آنے والے اہم واقعات کے تحریری نوٹ اور تصاویر دیواروں پر آویزاں تھے۔ صحابیاتؓ رسول ﷺ کے حالات زندگی، بزرگانِ دین، حضرت اماں جانؓ کی نصائح، امریکہ میں احمدیت کا آغاز، پردے کے احکام اور طریق، حضور انور ایدہ اللہ کی لجنہ اماء اللہ کے لیے رہنمائی اور نصائح، جیسی مفید معلومات نمائش میں رکھے گئے میز، دیواروں پر لگائے گئے پردوں اور سکرینز پر تصاویر اور تحریروں کی شکل میں دیکھی جاسکتی تھیں۔
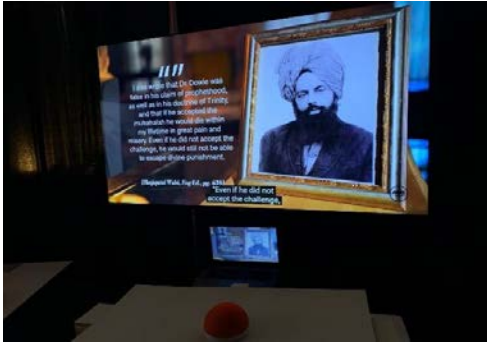
خصوصی توجہ کے مستحق Special Needs بچوں کا حصہ: یہاں پر ان کی ناظمہ مکرمہ شانزے احمد نے بہت بڑی ذمہ داری عمدگی سے اٹھائی ہوئی تھی۔ نظم و ضبط بہت بہتر تھا۔ مائیں اپنے بچوں کے ساتھ خاموشی سے اس چھوٹے سے عارضی سائبان نما کمرہ میں جس میں بمشکل 10-15 لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی، ایک سکرین پر جلسہ کی کارروائی دیکھ رہی تھیں۔ بچے سنیکس کھانے اور بیٹھ کر کھیلنے والی کھیلوں میں مصروف تھے۔ یہ کھیلوں کے سامان مائیں خود گھر سے لے کر آتی ہیں انہیں معلوم ہوتا ہے کہ بچے کس چیز سے بہلے رہیں گے۔ بالکل بھی شور نہیں تھا۔ جو مائیں اپنے Special Needs والے بچوں کو دور دراز سے سفر کر کے ساتھ لے کر آتی ہیں ان کی قربانی اور جذبہ قابل قدر ہے اسی وجہ سے ان کا اصل مقصد صرف اور صرف جلسہ سننا ہوتا ہے۔ یہاں پر ایک بچی کی والدہ سے جلسہ کے بارے میں ان کے خیالات جاننے کا موقع ملا۔ انہوں نے بتایا کہ انتظامات بہت اچھے ہیں۔ حفظانِ صحت کے حساب سے بھی یہ جگہ بہتر ہے۔ کھانا ہمیں اپنی مرضی کا یہیں بیٹھے بیٹھے مل رہا ہے۔ انتظامات کی تعریف کرنے والوں نے مزید بہتری کے لئے کچھ تجاویز بھی دیں۔

(مینا بازار): فنڈ جمع کرنے کے لئے ایک کمرے میں سٹال لگایا گیا تھا۔ ناظمہ نے بتایا کہ یہاں نان کباب، قلفی، چاٹ، فالودہ، سموسے اور پزا جیسے مرغوب لوازمات رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ چاکلیٹ، مشروبات اور بچوں کے لیے کھلونے وغیرہ بھی تھے۔

صنعت و دستکاری اور نمائش کے سٹال کی ناظمہ نیشنل سیکرٹری صنعت و دستکاری، مکرمہ ثمینہ نور نے بتایا کہ پانچ قسم کی چیزیں نمائش میں رکھی گئی ہیں: پینٹنگ، سلائی، کڑھائی، بُنائی اور کروشیا کی اشیاء۔ فنڈ ریزنگ کے لئے دو قسم کی اشیاء تھیں۔ ایک وہ جو مجالس کی طرف سے مقابلہ میں رکھنے کی غرض سے بھیجی گئی تھیں اور دوسری قسم کی اشیاء فنڈ جمع کرنے کے لیے عطیہ کی گئی تھیں۔

برقعے اور سکارف سب سے زیادہ خریدے جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ خواتین، لڑکیوں اور بچوں کے ملبوسات اور بہت سی گھریلو ضرورت کی اشیاء شامل تھیں۔ مقابلہ میں رکھی گئی اشیاء جو امریکہ کی مختلف مجالس سے آئی تھیں ان کے لیے ایک الگ میز تھا۔ مقابلہ میں اول دوم سوم آنے والی مجالس کا اعلان کیا جاتا ہے۔

فوری طبی امداد (First Aid) کی ناظمہ ڈاکٹر Khadijat Ogunbiyi ، ان کی نائبہ مکرمہ ڈاکٹر امۃ الشافی نے بیان کیا کہ طبی امداد کے لیے ہمارے بوتھ پر ہر وقت ایک ڈاکٹر یا ایک نرس اور کم از کم دو رضاکار جن میں نرسیں، پری میڈیکل اور میڈیکل طالبات شامل ہیں، موجود رہتے ہیں۔ ہم تین شفٹوں میں خدمت کر رہے ہیں۔ کافی مقدار میں ادویات دستیاب ہیں۔ ان میں درد، الرجی کی ادویات کی سب سے زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ مرہم پٹی کا سامان ہے، پاؤں میں موچ کی دوائی بھی اکثر لوگ مانگنے آتے ہیں۔ ہم جنہیں طبی امداد اور ادویات دیتے ہیں ان کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے یعنی نام، جماعت، بیماری کی تشخیص اور دوائیوں کی تفاصیل وغیرہ۔ اس سال ہم COVID ٹیسٹ نہیں کر رہے۔ نئی جلسہ گاہ کی وجہ سے ہمیں کوئی خاص فرق محسوس نہیں ہوًا۔

شعبہ ہومیوپیتھی: ناظمہ مکرمہ ناصرہ عبداللہ کی حسبِ معمول اپنی والنٹیئرز کی ٹیم کے ساتھ اپنے بوتھ پر مصروفیت دور سے دیکھی جاسکتی تھی۔ جلسہ پر آنے والے جنہیں اپنی جماعت یا شہر میں ہومیوپیتھی ادویات میسر نہیں ہوتیں وہ خاص طور پر جلسہ سے اپنے لیے اور اپنے دوست احباب کے لیے ادویات لینے کے خواہشمند ہوتے ہیں چاہے انہیں کتنی ہی دیر قطاروں میں انتظار کرنا پڑے۔ مکرمہ ناصرہ نے بتایا کہ 25 برس سے زائد عرصہ سے (جبکہ جلسہ مسجد بیت الرحمٰن میں منعقد ہوتا تھا) خاکسار کو بطور ناظمہ ہومیوپیتھی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ ہومیوپیتھی کی ادویات میں خود لے کر آتی ہوں۔ لجنہ دوائی کی شیشیاں (بوتلیں)، گولیاں، اور دیگر اشیاء دیتے ہیں۔ یہ جلسہ گاہ بھی بہت اچھی ہے ہمیں مصروفیت کی وجہ سے زیادہ فرق محسوس نہیں ہوًا لیکن لوگ کہتے ہیں کہ یہاں بہت چلنا پڑا ہے۔ لوگ اس دفعہ کثرت سے دوائیں لینے آرہے ہیں۔ ابھی جلسہ کا دوسرا دن تھا اور اندازاً 500 کے لگ بھگ گولیوں کی صورت میں اور قطروں والی دوائیں ڈیڑھ سو سے زائد لوگوں کو دی جاچکی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہر عمر کے لوگ دوائیں لینے آتے ہیں۔ لڑکیاں بھی ہومیوپیتھی علاج کو پسند کرتی ہیں۔ سب سے زیادہ مانگی جانے والی دوائی کے بارے میں بتایا کہ پٹھوں اور رگوں کی تکلیف کے مریض سب سے زیادہ آتے ہیں۔ رگیں پھول جاتی ہیں، پٹھوں کی کمزوری بھی بہت عام ہوتی جارہی ہے۔ یہاں آنے کے بعد نزلہ زکام اور گلے کی خرابی کی شکایت لوگ کر رہے ہیں۔ سفر کی تھکاوٹ، زیادہ چلنے اور بے آرامی کی وجہ سے بھی یہ مسائل ہو جاتے ہیں۔ لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ سے شفا ملتی ہے تو دعائیں دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ دعا ہے کہ لوگ اسی طرح فائدہ اٹھاتے رہیں۔ انہیں ایسے ہی شفا ملتی رہے، آمین۔

شعبہ ضیافت کی ناظمہ مکرمہ مبارکہ شاہ اور ان کی ٹیم کی مصروفیت دیدنی تھی۔ مکرمہ مبارکہ شاہ نے بتایا کہ الحمدللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت لنگر امریکہ میں وسیع پیمانے پر کامیابی سے جاری ہے۔ جلسہ کی تیاری کے لیے شعبہ ضیافت کے کام کو گیارہ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جس میں ضیافت دفتر، ضیافت کا سامان، Serving، گرین ایریا (بزرگوں اور دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے مہمانوں کی مہمان نوازی)، ناشتہ، پانی، چائے، ضیافت ایریا کی صفائی، ڈسپلن، سیٹ اپ اور رضاکاروں کی چائے اور کھانے کا اہتمام وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب شعبہ جات کی ناظمات اپنی ٹیم کے ساتھ دو تین مہینے پہلے تیاری شروع کر دیتی ہیں۔

یہاں بہت سی طعام گاہوں پر مشتمل ضیافت حصہ میں ہر طرف میز کرسیاں لگی نظر آرہی تھیں۔ کھانا تقسیم کرنے کے لیے جگہ جگہ سٹیشن بنائے گئے تھے جہاں پہلے سے کھانا ڈبوں میں ڈال کر تیار رکھا تھا۔ ہر میز پر سلیقے سے روٹی کے پیکٹ اور ٹرے میں نیپکن، چمچ اور کانٹے رکھے تھے۔ کھانا کھانے کے آداب اور لنگر سے متعلق قرآنی آیات، احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات نمایاں جگہوں پر لگائے گئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے منہ کی باتیں پوری ہوتے دیکھنے کا نظارہ بہت خوب صورت تھا:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (الاعراف:32) کھاؤ اور پیو لیکن اسراف نہ کرو۔ یقیناً وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مَا عَابَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ طَعَامًا قَطُّ؛ إنِ اشْتَهَاهُ أكَلَهُ، وإلَّا تَرَكَهُ.(بخاری) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپ ﷺ کو وہ اچھا لگتا تو کھا لیتے اور اگر ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے تھے۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (مسلم) صفائی ایمان کا حصہ ہے۔

”اگر احمدی اپنے ایمان پر قائم رہے تو یہ لنگر بھی ہمیشہ قائم رہے گا اور کبھی نہیں مٹے گا ... تین سو سال میں یہ لنگر ربوہ میں نہیں رہے گا بلکہ تین سو سال کے بعد ایک لنگر امریکہ میں بھی ہو گا۔“ (سیر روحانی۔ طبع دوم، صفحہ 752)

مکرمہ عزیزہ رانا جو کھانا پیش کرنے (Serving) کی انچارج تھیں، نے بتایا کہ ناظمہ صاحبہ کی نگرانی میں ہماری ٹیم جسے بہت سالوں سے اس کام کا تجربہ ہے، خدا کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ یہاں دن میں کام کے تین اوقات کار یعنی Shifts ہیں۔ کھانا مردوں کی طرف سے آتا ہے۔ ہمارے فرائض میں ساری ٹیم ممبرات کو کام کی تربیت دینا اور کھانے کے وقت سے پہلے حاضری کے مطابق کھانے کے ڈبے بنا کر رکھنا، میز پر رکھی جانے والی اشیاء کا جائزہ لیتے رہنا کہ کہاں کس چیز کی ضرورت ہے وغیرہ شامل ہے۔ پانی کی بوتلیں وافر تھیں اور جگہ جگہ پر رکھی گئی تھیں۔ لوگ پلیٹ میں کھانا ڈلوانے کی بجائے تیار شدہ کھانے کے ڈبے لے رہے تھے۔ اس طرح ضیافت کا کام بہت تیزی سے انجام پا رہا تھا۔ مجھے نہیں یاد کبھی بھی کھانے کے لیے انتظار کرنا پڑا ہو۔ طعام گاہوں میں ڈیوٹی پر متعین ناصرات اور لجنہ معاونات بہت خوش اسلوبی سے صفائی کا کام بھی ساتھ ساتھ سنبھال رہی تھیں۔

”بعض اوقات مہمانوں کو ایک چیز چاہیے مگر وہ نہیں ملتی تو یہ غم میری روح کو کھا جاتا ہے۔“

"It grieves my soul so deeply when guests need something and they don't get it."

JALSA SALANA USA

مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مہمانوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے کھانے کے مینو میں روٹی، پاستہ، سبزی، گوشت اور دال چاول (پرہیزی کھانا) وغیرہ کا انتظام تھا۔ ایک طعام گاہ ایسی بھی تھی جس میں چوبیس گھنٹے مہمانوں کی خدمت کا انتظام تھا۔ آپ نے مزید بتایا کہ انہیں 25 سال ہو گئے ہیں جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی دیتے ہوئے۔ رضاکاروں سے پوچھو تو کہتی ہیں ہمیں اتنی محنت کے باوجود دماغی یا جسمانی طور پر تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ اگلے دن ہشاش بشاش خوشی سے ڈیوٹی پر پہنچ جاتی ہیں۔ یہ جذبہ ہے، جلسہ کی برکتیں ہیں اور اللہ کا فضل ہے جو ہر رضاکار کے ساتھ رہتا ہے۔ لوگوں کو جلسہ کے کھانوں میں دال چاول اور آلو گوشت سب سے زیادہ پسند آتا ہے۔ بچے پاستہ زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ناشتہ میں حلوہ، پائے، آلو کی بھجیا اور روٹی پیش کی گئی۔ روٹی تو لوگ تبرکاً بھی جاتے ہوئے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ اس نئی جگہ پر ضیافت ایریا زیادہ کھلا نہیں تھا ہال بڑے نہیں تھے۔ بھول بھلیوں میں لوگوں کو گائیڈ کرنا پڑ رہا تھا۔ کھانا ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے میں کچھ زیادہ وقت لگا، کچھ مسائل کا بھی سامنا رہا تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کام خوش اسلوبی سے انجام پائے ہیں۔
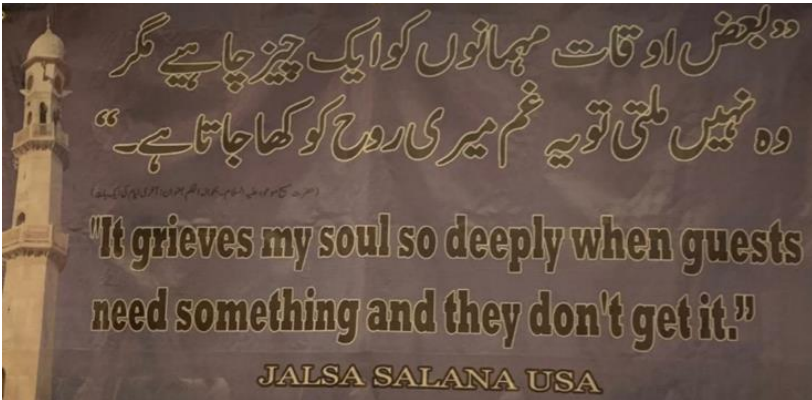
ضیافت کا انتظام دونوں منزلوں پر تھا اسی طرح ضیافت کے سامان کی سپلائی کے انتظامات بھی دو جگہوں پر کیے گئے تھے۔ ان کے دفتر میں ضیافت میں استعمال ہونے والی تمام اشیاء ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔ یہاں وصول شدہ اشیاء اور ہر کھانے کے وقت استعمال ہونے والی اشیاء کا حساب رکھا جاتا ہے اسی طرح اگلے کھانے کے لیے منتظمین کو پہلے سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ آخر میں بچ جانے والی اشیاء کا بھی ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ شعبہ ضیافت میں 400 سے زیادہ کارکنات کو خدمت کرنے کا موقع ملا۔

بچوں کی ضیافت کے انتظامات: ناظمہ، مکرمہ فرخ چودھری۔ یہاں خدام ایک گھنٹہ پہلے کھانا پہنچا دیتے جس سے کھانے اور پاستہ کے ڈبے بروقت تیار ملتے۔ 4 کمروں میں بیٹھ کر کھانے کا انتظام تھا جبکہ کاریڈورز میں بھی کھانے کا انتظام تھا۔ کھانا کھانے کے لئے آخری کمرے سے بٹھانا شروع کیا جاتا سب سے آخری کمرہ میں قریباً ایک سو لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی اور پھر ایک ایک کرکے دوسرے کمروں میں بھیجتے۔ اس طرح نظم و ضبط قائم رکھنے میں مدد ملی۔ Special Need ایریا میں ان کی ناظمہ کو کھانا بھجوایا جاتا۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے کھانے کی ترسیل آڈیٹوریم میں بھی ہو رہی تھی۔ کھانا بڑوں چھوٹوں سب کے لیے ایک سا تھا جس میں بچوں کی پسند کا خیال رکھا گیا تھا جنہوں نے بہت شوق سے کھانا کھایا۔ یہاں بھی ساتھ ساتھ صفائی کا خیال رکھا گیا۔

بچوں کی جلسہ گاہ: ناظمہ، مکرمہ ثمینہ اعجاز۔ نائبہ، مکرمہ خالدہ فاروق: یہاں چھوٹے بچوں کی موجودگی کی وجہ سے بالکل خاموشی تو نہیں تھی لیکن مائیں بچوں کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ بڑی سی سکرین پر جلسہ بھی دیکھ رہی تھیں۔ سب بچے نظم و ضبط کے ساتھ قطاروں میں بیٹھے کچھ جلسہ دیکھ رہے تھے اور کچھ اپنے ساتھ لائے ہوئے کھلونوں سے کھیلنے میں مصروف تھے۔ یہیں پر بچوں کی تربیت ہو جاتی ہے اور یہ بچے ہی بڑے ہو کر جلسوں کے کام سنبھال لیتے ہے، ماشاءاللہ۔

اردو اور انگریزی جماعتی کتب کی نمائش: ناظمہ نیشنل سیکرٹری اشاعت مکرمہ شازیہ سہیل۔ نائبہ، مکرمہ امۃ القیوم صدف اور مکرمہ ایمان بشیر۔ اس کے علاوہ رضاکاروں کی پوری ٹیم بھی موجود تھی۔ دینی علوم سے بھرپور خوش نما کتب ایک باغ کی طرح سامنے موجود تھیں قرآن کریم مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ، سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کی کتب اور متفرق مصنفین کی کتب تھیں۔ بچوں کے لیے تربیتی امور پر مبنی خوش رنگ سرورق اور ڈیزائن کے ساتھ بہت ساری کتب ایک میز پر موجود تھیں۔ تعبیر الرویا (ابن سیرین) کے انگریزی ترجمہ میں ممبرات کافی دلچسپی لے رہی تھیں۔ قرآن کریم کی مانگ بہت زیادہ تھی خاص طور پر Magnet والے قرآن کریم کی۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تصنیف "حوّا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ کے انگریزی ترجمہ پر مبنی کتاب (Daughters of Eve - A Collection of Addresses by Hazrat Khalifatul-Masih IV (rh), Lajna Ima'illah USA 2005-6) اور پردہ کے موضوع پر چھپنے والی نئی کتابیں بھی لوگ ہاتھوں ہاتھ لے رہے تھے۔ عائشہ میگزین اور لجنہ میٹرز (Lajna Matters) کا صد سالہ تقریبات کا شمارہ جس میں 2022ء سے 2023ء کے دوران جشن صد سالہ کی تقریبات سے متعلق سرگرمیوں کا تاریخی مواد موجود ہے۔ بچوں کے لیے تین طرح کی کتابیں رکھی گئی تھیں: طاہر اکیڈیمی کے نصاب پر مشتمل، اطفال کے لیے اور سات سال سے کم عمر بچوں کے لیے۔ بچوں کے لیے قرآنی دعاؤں پر مشتمل نئی کتابیں۔ ان کی سجاوٹ بہت خوشنما طریق پر کی گئی ہے تاکہ اسے دیکھ کر اور پڑھ کر بچوں کو قرآن کریم سے رغبت پیدا ہو۔ بچوں کے جلسہ گاہ میں ایسا ہی ایک سٹال لگایا گیا تھا۔

ریویو آف ریلیجنز۔ حضرت مسیح موعودؑ کی حیات مبارکہ میں چھپنے والا واحد انگریزی مجلہ ہے اس کے کئی شمارے موجود تھے۔ یہ ممبرات کے ملاحظہ کے لیے رکھے گئے تھے جو آن لائن احمدیہ بک سٹور سے رابطہ کرکے خریدے جاسکتے ہیں۔

ہمیں بتایا گیا کہ اس کنونشن سنٹر کی ایک ملازمہ نے بک سٹال سے ایک معلوماتی اشتہار (Flyer) خریدنا چاہا۔ اسے اسلامی اصول کی فلاسفی کی کتاب تحفۃً دی گئی جس پر اس نے بہت شکر گزاری اور خوشی کا اظہار کیا۔ ادھیڑ عمر خواتین زیادہ تر کتابیں خریدتی ہیں لیکن اس مرتبہ نوجوان لڑکیوں اور بچوں میں بھی یہ رجحان دیکھا گیا ہے۔ بچے پیسے جمع کرکے خود اپنے لیے کتاب خریدنا چاہتے ہیں جو کہ بہت خوش آئند بات ہے۔
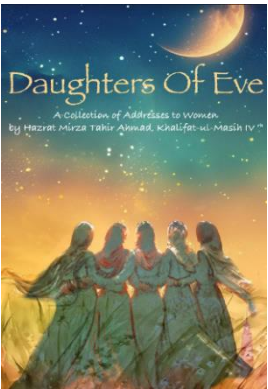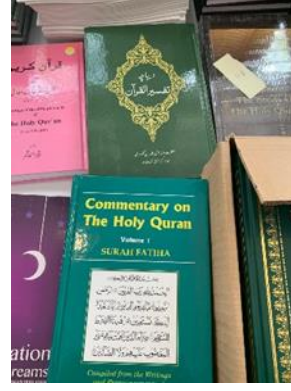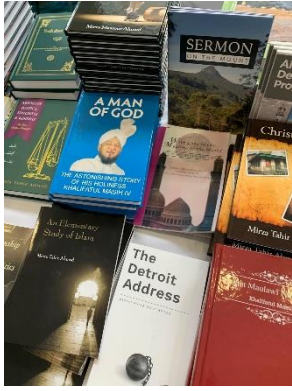
ہیومینٹی فرسٹ: ہم سب ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات اور کاوشوں سے واقف ہیں۔ ضرورت اور آفات کے وقت بلا تفریق ضروریاتِ زندگی مہیا کرنا۔ دور اُفتادہ علاقوں میں پانی کی فراہمی کرنا Disaster Relief, Food Security, Global Health, Gift of Sight, Water for Life, Knowledge for Life اور Orphan Care ہمیشہ کی طرح نفیس اور منفرد طریق پر ڈیزائن کی ہوئی ہیومینٹی فرسٹ کی مصنوعات سے سجا سٹال اپنے بارے میں معلومات دینے میں مصروف تھا۔ ناظمہ مکرمہ ندرت سالک نے بتایا کہ ہم یہاں قمیصیں، مشروبات کے پیالے اور بوتلیں اور 20ویں سالگرہ کے اعتبار سے خاص طور پر تیار کی ہوئی اشیاء بیچ رہے ہیں۔ ایک طرف سلائی مشین رکھی تھی اور اس مشین سے سلے ہوئے مختلف تہذیبوں اور ملکوں کے ملبوسات سٹال کی دیواروں اور پردوں کو مزیّن کیے ہوئے تھے۔ یہ مشین لائبیریا اور برکینا فاسو کے پیشہ ورانہ مرکز (Vocational Center) کی نمائندگی میں رکھی گئی تھی جہاں احمدی خواتین کام سیکھتی ہیں اور یہاں سے فارغ التحصیل ہو کر اپنا کاروبار بھی کھول سکتی ہیں۔ یہ دیدہ زیب ملبوسات بھی انہی خواتین کے تیار کردہ تھے۔

ہاتھ کا نلکا(Hand Pump)اس منصوبہ کی عکاسی کر رہا تھا جس کے تحت ہیومینٹی فرسٹ نے دنیا کے پانچ ممالک۔ انڈونیشیا، گوئٹے مالا، مالی اور تنزانیہ میں پانی کی فراہمی کا بندوبست کیا ہے۔ اس سال انڈونیشیا میں اس کارِ خیر پر خاص طور پر کام ہو رہا ہے۔
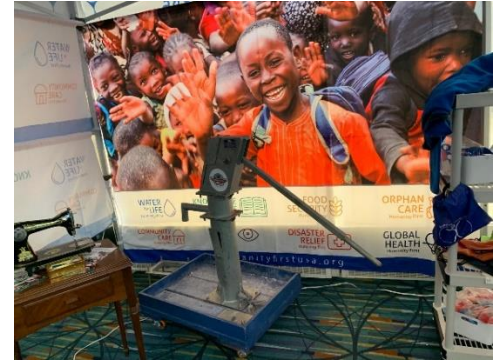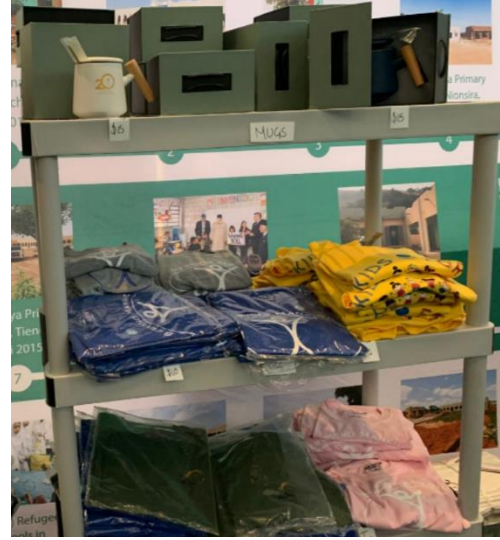
دفتر معلومات اور مہمان نوازی: جلسہ کے سارے شعبہ جات مہمان نوازی کے زمرہ میں آتے ہیں جن کا مقصد جلسہ کے مہمانوں کی ہر ممکن طریق سے مدد اور انہیں آرام پہنچانا ہے۔ نئی جگہ تھی اور لوگ نہیں جانتے تھے کہ فلاں دفتر یا شعبہ کہاں ہے۔ اس لیے ہر کوئی آتے جاتے ان سے معلومات لے رہا تھا۔ پارکنگ فیس کی ادائیگی یہاں کی جارہی تھی۔ جلسہ میں رجسٹرڈ مہمانوں کے لیے یہاں تحائف کے لفافے رکھے تھے جس میں جماعتی کتب اور دیگر اشیاء شامل تھیں۔

پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن(Pan-African Ahmadiyya Muslim Association. PAAMA):ان کی ناظمہ مکرمہ ڈاکٹر Zainab Boonekukoyi نے ایسوسی ایشن کا تعارف بیان کیا: افریقی احمدی مسلمانوں کو اسلام، معاشرہ افریقہ کی خدمت کرنے کی ترغیب دینا اور انہیں متحد کرنا اور بااختیار بنانا۔ احمدیہ فیوچر لیڈرز(AFL) کو بھی ان کا تعاون حاصل ہے۔ AFL کا دعویٰ ہے کہ ہمارا مشن نوجوان احمدی مسلمانوں کو مستقبل کے رہنما بننے کے لیے بااختیار بنانا ہے جو حکمت، ہمدردی اور دیانتداری کے ساتھ قیادت کریں گے۔ (ان شاءاللہ)۔

جلسہ کی بہار کی رنگینیاں ابھی اور بھی بہت سی ہیں۔ رپورٹ کی طوالت کے خوف سے کئی ایک کا ذکر چھوڑنا پڑے گا۔ جاتے جاتے چند اور جھلکیاں دیکھ لیتے ہیں۔

تعلیم القرآن وَقفِ عارضی: ناظمہ مکرمہ نعیمہ احمد۔ اس شعبہ سے دنیا بھر سے بہت سے لوگوں نے فیض پایا ہے۔ اس سٹال پر لوگوں کو حفظ القرآن، ترتیل القرآن، تجوید اور تفسیر القرآن کی آن لائن کلاسز کی معلومات دینے کے ساتھ انہیں اس ویب سائٹ پر رجسٹر ہونے کی ترغیب دی جارہی تھی: alfuqan.us۔ بچوں کی دلچسپی کے لیے معمے حل کرنے، رنگ بھرنے اور دیگر تعلیمی سرگرمیوں کی اشیاء یہاں رکھی گئی تھیں۔

مستورات جلسہ پروگرام: بروز ہفتہ جلسہ کے دوسرے دن 29 جون 2024ء کو لجنہ اماء اللہ امریکہ کا جلسہ نیشنل صدر صاحبہ ، مکرمہ دیا طاہرہ بکر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز ساڑھے دس بجے صبح سورۃ المومن کی آیات 62-66 کی تلاوت اور انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ مکرمہ فائزہ نعمان نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام سے نظم 'حقیقی عشق گر ہوتا تو سچی جستجو ہوتی' کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے بعد ازاں ان اشعار کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔ جلسہ کے اس سیشن کی پہلی تقریر مکرمہ منزہ عالم نے Khilafat: How Khilafat empowers women کے عنوان پر کی۔ آپ نے آیتِ استخلاف کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی۔ مکرمہ امۃ المعید احمد اینڈرسن نے Wasiyyat: A Transformation of Faith کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے موصیہ بننے کے حالات کا تذکرہ کیا۔ اس سیشن کی تیسری تقریر مکرمہ Mariam Olayinka Abiola کی تھی آپ کو Unity: From Cosmos to Sisters کے عنوان پر خیالات کا موقع ملا۔ اس کے بعد تقریبِ انعامات ہوئی جس میں سیکولر اور مذہبی علوم میں نمایاں کارکردگی پر ممبرات کو تمغوں (Medals) سے نوازا گیا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- قرآن کریم مع ترجمہ اور عربی گرامر: اس کلاس کی تدریس کی سعادت مکرمہ ریحانہ محمد کے حصہ میں آئی۔ 6 لجنہ ممبرات نے 8 سال میں یہ کلاس کامیابی سے مکمل کی: مکرمہ بشریٰ چودھری، ساؤتھ ورجینیا۔ مکرمہ مبارکہ سید، ریسرچ ٹرائی اینگل، نارتھ کیرولائینا۔ مکرمہ فہمیدہ حنان، ساؤتھ ورجینیا۔ مکرمہ امۃ الحمید فیضان، ساؤتھ ورجینیا۔ مکرمہ مبشرہ قدیر، ساؤتھ ورجینیا۔ مکرمہ صادقہ حیٔ، ساؤتھ ورجینیا۔

2. قرآن کریم کی سرٹیفائیڈ معلمہ: مکرمہ فوزیہ تبسم، سینڈی اے گو

3. قرآن پاک ترجمہ اختیاری امتحان: اس کا پرچہ اردو اور انگریزی دونوں میں تیار کیا جاتا ہے۔ اس سال 500 ممبرات نے اس میں حصہ لیا۔ اس میں 100٪ نمبر حاصل کرنے والیوں کے نام درج ذیل ہیں:

مکرمہ جمیلہ بٹ۔ مکرمہ نیرینا کانسٹن ٹینو۔ مکرمہ قدسیہ احمد۔ مکرمہ طیبہ ہین۔ مکرمہ زاہدہ رحمٰن۔ مکرمہ صدف نور۔ مکرمہ قانتہ خلیل۔ مکرمہ طلعت منصور۔ مکرمہ ضحیٰ نوید۔ مکرمہ ماہا نوید۔ مکرمہ راحت نوید۔ مکرمہ تحسین چودھری۔ مکرمہ امۃ الودود احمد۔ مکرمہ امۃ الرشید۔ مکرمہ دُرِّ ثمین Prapulla۔ مکرمہ وجیہہ رحمان۔ مکرمہ قانتہ طارق۔ مکرمہ شمسہ بیگم۔ مکرمہ سلامت مجید۔ مکرمہ شگفتہ ناصر۔ مکرمہ بارعہ عالم۔ مکرمہ فوزیہ گرین۔ مکرمہ عمارہ ملک۔ مکرمہ مبارکہ شمس، مکرمہ فریحہ عروج، مکرمہ صادقہ حیٔ، مکرمہ دردانہ سید۔ مکرمہ ناہید رفیع۔ مکرمہ بشریٰ بصیر۔ مکرمہ آنسہ اقبال۔ مکرمہ پروین اشرف۔ مکرمہ فوزیہ شاہد۔ مکرمہ زبیدہ کلیم۔ مکرمہ نصرت احمد۔ مکرمہ آنسہ اقبال۔ مکرمہ عائشہ جدران۔ مکرمہ سیدہ خدیجہ احمد۔ مکرمہ نائلہ لطیف۔ مکرمہ رابعہ شاہد۔ مکرمہ رضوانہ حبیب۔ مکرمہ شازیہ احمد۔ مکرمہ سعدیہ ظفر۔ مکرمہ نبیلہ امجد۔ مکرمہ سعدیہ احمد۔ مکرمہ ثمینہ محمود۔ مکرمہ خولہ احمد۔ مکرمہ امۃ النصیر۔ مکرمہ امۃ النور طاہر۔ مکرمہ عروشہ صدف۔ مکرمہ فرحانہ فوزیہ۔ مکرمہ شازیہ باسط۔ مکرمہ عافیہ ظفر۔ مکرمہ نبیلہ کرن۔ مکرمہ امۃ الحئی قدسیہ۔ مکرمہ امۃ الجمیل۔ مکرمہ سعدیہ ناصر۔ مکرمہ بشریٰ سعید۔ مکرمہ مسرت شاہد سید۔ مکرمہ عدیلہ غضنفر۔ مکرمہ مبشرہ ہما۔ مکرمہ مبارکہ سید۔ مکرمہ ثمینہ منصور۔ مکرمہ حسنیٰ احمد۔ مکرمہ تہمینہ رحمان۔ مکرمہ ناصرہ فوزیہ۔ مکرمہ سمیعہ رضوان۔ مکرمہ راشدہ مومن حمید۔ مکرمہ بشریٰ پروین۔ مکرمہ لبانہ ناصر۔ مکرمہ سعدیہ شیراز۔ مکرمہ ماریہ سیفی احمد۔ مکرمہ امۃ الباسط سیفی۔ مکرمہ شاہانہ منان۔ مکرمہ شازیہ بانو۔ مکرمہ شیبا راشد۔ مکرمہ فوزیہ۔ مکرمہ مہرین صبا۔ مکرمہ فرحت روحی۔ مکرمہ نجمہ روہیلہ۔ مکرمہ سلمٰی خزائن۔ مکرمہ آصفہ کائنات۔ مکرمہ شمع نصرت۔ مکرمہ عاطفہ احمد۔ مکرمہ عطیہ احمد۔ مکرمہ رابعہ سولنگی۔ مکرمہ ڈاکٹر اسماء طاہر اعوان۔ مکرمہ سعدیہ فاتح الدین۔

تعلیمی ٹیلنٹ انعامات (ہائی سکول):

مکرمہ رشدہ ناصر بخاری (Ahmadiyya Finalist Award)

مکرمہ طاہرہ منان (Ahmadiyya Talent Recognition Award)

مکرمہ نعمانہ لقمان (Ahmadiyya Talent Award Gold Medal)

مکرمہ Feeman Annas (Ahmadiyya Talent Recognition Award)

تعلیمی ٹیلنٹ انعامات (کالج):

مکرمہ لیزا احمد (Talent Recognition Award)

مکرمہ ماہرہ محمود (Ahmadiyya Talent Award Gold Medal)

مکرمہ وردہ صولت (Ahmadiyya Talent Award Gold Medal)

مکرمہ جاذبہ باہری (Ahmadiyya Talent Award Gold Medal)

مکرمہ شازیہ انعم منصور (Ahmadiyya Talent Award Gold Medal)

تعلیمی ٹیلنٹ انعامات (گریجوایٹ):

مکرمہ وردہ صولت (Ahmadiyya Finalist Award)

مکرمہ نادیہ خلیل (Ahmadiyya Talent Award Gold Medal)

مکرمہ نورالعین عالمگیر (Ahmadiyya Talent Award Gold Medal)

مکرمہ مشعل منیر (Ahmadiyya Talent Award Gold Medal)

مکرمہ عاصمہ باسط (Ahmadiyya Talent Award Gold Medal)

تعلیمی ٹیلنٹ انعامات (پوسٹ گریجوایٹ):

مکرمہ سعدیہ منصور طاہر (Ahmadiyya Talent Award Gold Medal)

مکرمہ فائزہ ظفر (Ahmadiyya Talent Recognition Award)

کھانے اور نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد چار بجے شام اجلاس دوم کے آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے انگریزی ترجمہ اور نظم کے بعد نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ

اماء اللہ امریکہ، مکرمہ ڈاکٹر امۃ الرحمٰن احمد نے صحابیاتؓ The Sahabiyāt: Female Companions of the Holy Prophet saw کے عنوان پر اردو میں تقریر پیش کی۔ اسی تقریر کا انگریزی ترجمہ بھی ہر ایک پیراگراف کے بعد پیش کیا جارہا تھا۔ اس کے بعد مکرمہ عنایا ایسپی (Anaya Espy) نے 'میں نے احمدیت کیوں قبول کی؟ (Why I Embraced Ahyamdiyyat?)' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ، مکرمہ دیا طاہرہ بکر نے Materialism and Faith کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد اس سال احمدیت کی آغوش میں آنے والی ممبرات کو خوش آمدید کہا گیا اور اس موقع پر ایک گروپ قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا گیا۔ الوداعی کلمات اور دعا سے قبل مکرمہ حمیرا فاروق احمد نے مکرمہ امۃ الباری کی جلسہ سالانہ امریکہ 2024ء کے لیے خاص طور پر کہی گئی نظم 'نور کی برسات' پیش کی اور دعا کے ساتھ مستورات کے اس کامیاب جلسہ کا اختتام ہوا۔

جلسہ کی کارروائی کے دوران قابلِ تعریف نظم وضبط دیکھنے میں آیا جس کا اعتراف کرتے ہوئے نیشنل صدر صاحبہ نے ڈسپلن پر موجود ناظمات اور ان کی ٹیم اور شاملینِ جلسہ کو تعریفی کلمات سے نوازا۔ جنہوں نے مسلسل اس بات کو ممکن بنایا کہ لوگ اگلی قطار میں پہلے بیٹھیں اور پھر پیچھے کی قطاریں اور کرسیاں بعد میں آنے والیوں کے لیے چھوڑ

دیں۔ نماز شروع ہونے سے پہلے بھی سیدھی صفیں بنانے اور خاموشی سے ذکرِ الٰہی کی تلقین کی جاتی رہی۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران چھوٹی بچیاں اور بچے خاموشی سے صفائی اور پانی پلانے کی ڈیوٹی انجام دیتے رہے۔ صفائی کے لیے بچے ایک تھیلا ہاتھ میں لیے خاموشی سے پورے ہال کا چکر لگاتے اور کوڑا کرکٹ تھیلے میں اکٹھا کرتے جاتے۔ اسی طرح پانی پلانے کے لیے بھی پورے سلیقے اور صفائی کے ساتھ بچے ہر قطار میں جا کر پانی فراہم کر کے آتے۔

شعبہ **صفائی** کی قابلِ تحسین خدمات کا ذکر بھی بہت ضروری ہے۔ صفائی پر متعین کارکنات بڑی مستعدی سے کام کر رہی تھیں۔ صفائی کا معیار بتا رہا تھا کہ بہت منظم طریق پر کام ہو رہا ہے۔ خود شاملینِ جلسہ بھی اپنے ارد گرد کی صفائی کا خیال رکھ رہے تھے۔

شعبہ رشتہ ناتا: اس بوتھ پر مستعد کارکنات بے حد مصروف تھیں۔ اس شعبہ میں قریباً سو مرد و خواتین خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ مشورہ لینے کے لئے آنے والی خواتین کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ جلسہ پر سہولت کے لئے بوتھ، نمائش اور ملاقات کے کمرے ایک ہی جگہ تھے۔ ایک دیدہ زیب نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جس میں بینرز پر رشتہ ناتا کے بارے میں اسلامی تعلیمات نمایاں طور پر تحریر کی ہوئی تھیں:

- قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی تعلیمات کی روشنی میں شادی کی منصوبہ بندی کے لیے راہ نما اصول پر مبنی ایک نمائش
- اسوۂ رسول اکرم ﷺ سے عورتوں سے حسنِ سلوک کی تعلیمات اور نمونے پر مبنی کتب
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں شعبہ رشتہ ناتا کے اجراء کے مقاصد
- 'اسلام میں شادی' سے متعلقہ ایک نمائش جس میں شادی کی منصوبہ بندی سے متعلق اسلامی تعلیمات
- خلفائے کرام کی اہم نصائح
- شادی کے لیے استخارہ اور تقویٰ کی اہمیت، خاوند اور بیوی کے حقوق و فرائض

یہ نمائش خواتین کے لئے ہر وقت کھلی تھی جبکہ مردوں کے لئے ہفتے کے روز پانچ سے آٹھ بجے تک کا وقت مقرر تھا ملاقات کے کمروں میں ملاقاتیں جاری تھیں۔ ہمیں بتایا گیا کہ قریباً 45 خاندانوں کی ملاقاتیں کروائی گئیں۔ یہ ایک بے حد مفید شعبہ ہے اگر اس شعبے کے طریق کار سے آگاہی ہوتی تو زیادہ لوگ استفادہ کر سکتے تھے۔
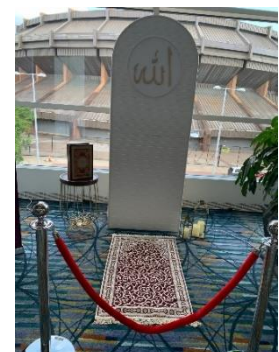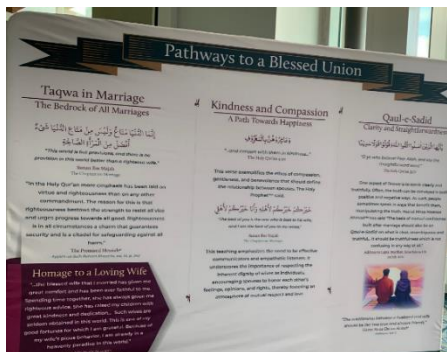
متعدد مہمانوں اور ڈیوٹی دینے والی بہنوں کے تاثرات: چند مہمانوں اور ڈیوٹی دینے والی بہنوں نے جلسہ کے بارے میں تاثرات بیان کرتے ہوئے جلسہ گاہ میں نظم وضبط، صفائی اور خاموشی کے انتظام کی تعریف کی۔ ایک مہمان نے عمارت کی لاتعداد کھڑکیوں سے آنے والی روشنی کو پسند کیا۔ ایک نظارہ بہت دفعہ دیکھا۔ چلتے چلتے اچانک کوئی پرانی سہیلیاں یا رشتہ دار نظر آجاتے تو کھلی بانہوں سے محبت کا بے ساختہ اظہار بھلا لگتا۔ ڈیوٹی پر مستعد ایک خاتون نے بتایا کہ اس روحانی ماحول میں سارا دن کام کر کے بھی ڈیوٹی دیتے ہوئے تھکن نہیں ہوتی۔ ڈیوٹی والی بہنیں ہر وقت برقع پہنے رہیں اور مسکراتے چہروں کے ساتھ محبت سے بات کرتیں۔ جلسے پر بہت مزہ آیا یہ جملہ سب کی نوک زبان پر تھا کیوں نہ ہوتا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان بننے کے یہی مزے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خلوص اور جذبہ کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے تمام کارکنان اور شاملین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کا وارث بنائے، آمین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے حاضرین کے لیے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

اس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے خُدا اُن کو جزائے خیر بخشے اور اُن کے ہر قدم کا ثواب اُن کو عطا فرماوے، آمین۔

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد4، صفحہ 351)

"ہر یک صاحب جو اس للہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ و غم دور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(اشتہار 7/دسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 361)

(رپورٹ: حسنیٰ مقبول احمد)

مکرم مبارک احمد جمیل خالقِ حقیقی سے جاملے

مکرم مبارک احمد جمیل (کوئینز، نیویارک جماعت) جو مکرم احمد دین مرحوم اور مکرمہ سردار بیگم مرحومہ کے بیٹے تھے 25 جون 2024ء کو دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے ہسپتال میں زیرِ علاج رہے اور 11/اگست 2024ء کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم 1940ء میں گجرات، ہندوستان (موجودہ پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ 1955ء سے 1962ء تک جامعہ احمدیہ، ربوہ میں زیرِ تعلیم رہے اور شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ مزید علم کی جستجو میں آپ نے مولوی عالم اور مولوی فاضل کے امتحانات میں کامیابی حاصل کی۔ آپ کو لاہور اور کوہاٹ (پاکستان) میں بطور مربی سلسلہ خدمات کی توفیق ملی۔

صحت کی خرابی کی وجہ سے آپ 1967ء میں ریٹائر ہوئے اور 1970ء میں نیویارک آگئے جہاں آپ اپنی وفات تک مقیم رہے۔ آپ جماعت کے ایک مخلص اور فعال رکن تھے، آپ اپنی زیرک اور مہربان طبیعت اور عاجزی جیسے اوصاف کی وجہ سے ہر دلعزیز تھے۔ جماعت احمدیہ اور خلافت سے آپ کی غیر متزلزل لگن کے باعث آپ ایک قابلِ تقلید نمونہ تھے۔

آپ کے لواحقین میں اہلیہ مکرمہ امۃ المصور جمیل۔ ایک بیٹی، مکرمہ شبرا۔ تین بیٹے، مکرم شعیب، مکرم مدثر اور مکرم مزمّل، بڑے بھائی، مکرم عبد الہادی ناصر، دو چھوٹے بھائی، مکرم عبد السلام جمیل اور مکرم ناصر احمد جمیل۔ ایک بہن، مکرمہ ناصرہ دین اور اگلی نسل سے کئی بچے شامل ہیں۔ آپ کی ایک بڑی بہن مکرمہ رضیہ اختر 2004ء میں اور ایک چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر بشارت احمد جمیل 2006ء میں وفات پا چکے ہیں۔

مکرم شیخ عبد الہادی (کینیڈا) نے مرحوم مبارک احمد جمیل کی نمازِ جنازہ 12/اگست 2024ء کو مسجد بیت الظفر کوئینز، نیویارک میں پڑھائی بعد ازاں 13/اگست کو واشنگٹن میموریل پارک، ماؤنٹ سینائی، نیویارک میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

غزل

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔لندن

جانے کتنے ہوں راز عیاں ، سوچوں کو صدا جو مل جائے
بے باک نگاہیں جھک جائیں ، آنکھوں کو حیا جو مل جائے

ماں باپ کی خدمت سے موسم بدلیں ، تب سارے پھول کھلیں
گلشن میں بہار آ جائے گی ، جنت سی ہوا جو مل جائے

بچوں کی کومل سوچوں کو پروان چڑھائیں ہم ایسے
ہو روشن ان کا مستقبل ، ذہنوں کو جِلا جو مل جائے

کوشش تو کریں ، کچھ ہِل جُل ہو ، کچھ ہاتھ ہلائیں ہم بھی تو
اس زیست کا مقصد پورا ہو ، ہم سب کو خدا جو مل جائے

سب اپنی اپنی مرضی سے تو زیست گزارا کرتے ہیں
کچھ اپنا جیون بھی ہو سپھل ، اس رب کی رضا جو مل جائے

محبوب کے ایک اشارے پر ، دل چیز ہے کیا ہم جان بھی دیں
ہے اور کسی کی کیا پروا ، بس اس کی لقا جو مل جائے

جب اُس کی ایک نگاہ پڑے سب دین اور دنیا پار لگیں
سب کام ہمارے پورے ہوں اک اُس کی دُعا جو مل جائے

کیا خوب ہو ایک وجود ہوں ہم وہ ہم سے ہو ہم اس سے ہوں
طارقؔ ہوں خوش اس رستے میں ہم کو بھی فنا جو مل جائے

جلسہ سالانہ امریکہ، 2024ء کی ایک تاریخی نمائش

منعقدہ بر موقع جلسہ سالانہ امریکہ 2024ء

الحمدللہ امسال جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔

ہفتہ کے دن مستورات کے جلسہ کے سہ پہر کے اجلاس میں اعلان ہؤا کہ مردانہ جلسہ گاہ میں جماعت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت احمدیہ سے متعلق نادر اور تاریخی اشیاء اور تصاویر پر مبنی ایک نمائش کا اہتمام کیا ہے۔ جلسہ کی ایمان افروز تقاریر سن کر دل ایک نئی حرارت محسوس کر رہا تھا اس پر یہ نمائش دیکھنے کا موقع ملنا کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں تھا۔ مستورات کے لیے اس نمائش کے لیے علیحدہ وقت مخصوص کیا گیا تھا لہٰذا اجلاس کا اختتام ہوتے ہی وہاں جانے کا ارادہ کیا۔

ہال میں بیٹھ کر خاموشی سے جلسہ کی کارروائی دیکھنے کے علاوہ جلسہ گاہ کے دوسرے حصوں میں اس کی رونقیں دیکھنے کا اپنا ہی ایک لطف ہے۔ نمائش تک جانے کا راستہ جو چند منٹ کا تھا اس میں ایک پُر شوق آنکھ کے دیکھنے اور جماعت کی محبت سے بھرے دل کے محسوس کرنے کے لیے بہت کچھ تھا۔ ورجینیا کے Greater Richmond Convention Center کی دو منزلہ وسیع و عریض عمارت کو جلسہ گاہ کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ ایک سے دوسری منزل تک جانے کے لیے Escalators, Elevators اور سیڑھیوں کے ذریعہ پہنچا جا سکتا تھا۔ وہیل چیئرز کے لیے راستے مخصوص کیے گئے تھے۔ بیچوں بیچ راستے سے جلسہ گاہ کے مردانہ حصہ تک پہنچا جا سکتا تھا۔ اس عمارت کے بڑے بڑے ہالز کو جلسہ کے پروگرام اور باجماعت نماز کے لیے مختص کیا گیا تھا۔ اس ہال سے باہر چھوٹے بڑے کمروں اور راہداریوں میں مختلف دفاتر اور سٹال لگے تھے۔ یہ جلسہ کے پروگرام کے اختتام کے بعد نماز مغرب و عشاء کے درمیان کا وقت تھا جس میں شاملینِ جلسہ مختلف کام کرتے ہوئے نظر آئے۔ زیادہ تر لوگ ضیافت ایریا کا رُخ کر رہے تھے۔

جلسہ کے ہال سے نکلتے ہی کتابوں کی نمائش تھی، اس کے ساتھ معلومات، سیکیورٹی ہیومینٹی فرسٹ اور گمشدہ اشیاء کے دفاتر تھے۔

سٹالوں اور دفاتر میں لوگوں کا ہجوم تھا، منتظمات اور ان کی ٹیم کی کارکنات ڈیوٹی کے Badges پہنے بہت خوش اسلوبی سے حسبِ ضرورت سب کی مدد کر رہی تھیں۔ راستے میں بہت سے واقف اور نئے لوگوں سے سلام علیک اور مسکراہٹ کا تبالہ ہؤا۔ خواتین اپنے رشتہ داروں اور سہیلیوں سے خوش گپیوں میں لگی تھیں تو بچے صاف ستھری کھلی قالینوں سے آراستہ راہداریوں میں بھاگنے اور کھیلنے میں مصروف تھے اسی طرح ضیافت ایریا میں کچھ بزرگ خواتین وہیل چیئر پر بیٹھی نظر آئیں جو چل پھر کر جلسہ کی رونق نہیں دیکھ سکتی تھیں، لیکن یہاں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھ کر ماضی کے جلسوں کو بھی ضرور یاد کر رہی ہوں گی جب وہ خود جلسہ کے انتظامات میں شامل ہوتی تھیں۔ کئی ایک نے اس بات کا ذکر بھی کیا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سال جلسہ کی برکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

ضیافت ایریا کے سامنے سے گزرتے ہوئے لنگر خانہ کے کھانوں کی اشتہاء انگیز خوشبو نے بھوک کا احساس دلایا۔ گرم گرم چائے کے سٹال نے بھی روکنا چاہا لیکن اس وقت نمائش میں پہنچنے کا خیال ہر چیز پر حاوی تھا کہ کہیں مستورات کے لیے نمائش کا مخصوص وقت گزر نہ جائے۔ اسی طرح کے نظاروں کو نظروں میں سمیٹتے ہوئے تیز

قدموں سے وسیع و عریض ضیافت ایریا کو عبور کیا۔ عمارت کے دونوں حصوں کو آپس میں ملانے والے ایک پُل پر چند قدم پر دائیں طرف مردانہ جلسہ گاہ کا ایک داخلی بر آمدہ تھا۔

مردانہ جلسہ گاہ میں داخل ہوتے ہی تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر باپردہ لجنہ ممبرات ڈیوٹی پر موجود تھیں جو آنے والیوں کو نمائش اور دوسری میٹنگز کا وقت اور پتہ بتا رہی تھیں۔ جلسہ اور نماز مغرب اور عشاء کے درمیان اس وسیع و عریض عمارت میں کئی اور مختلف شعبہ جات کے اجلاسات منعقد کیے گئے تھے۔ اس سیر کے دوران چلتے چلتے چند شرائط بیعت دُہرانے کا اس طرح موقع ملا کہ ہر شرط بیعت اردو اور انگریزی میں بڑے بڑے Signs کی شکل میں ایستادہ کی گئی تھی۔ جلسہ کے منتظمین کو اللہ تعالیٰ ایسی فراست عطا فرماتا ہے کہ جو مختلف طریقوں سے شاملینِ جلسہ کی روحانی تازگی کے سامان سوچتے رہتے ہیں۔ انہی شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ نمائش کے ہال نما کمرہ میں اپنے آپ کو موجود پایا۔

یہاں پر بھی ناظمہ نمائش اور نائبات موجود تھیں۔ اندر داخل ہوتے ہی ماحول یکسر تبدیل ہو گیا۔ ایسا لگا کہ باہر کی رونقیں کہیں بہت دور رہ گئی ہوں۔ اور ہم ایک روحانی مقام کی سیر کرنے والے ہیں۔ خاموش باادب ماحول اس نمائش کی اہمیت کا اعلان کر رہا تھا۔ اور یہ احساس کیوں نہ ہو تا جب کہ اس بابرکت نمائش میں آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام سے منسوب تبرکات اور نادر اشیاء رکھی تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک یادگار کوٹ پوری شان کے ساتھ ایک شیشے کے شوکیس میں موجود تھا، آپؑ کے دعاوی اور الہامات کے مصدق تصویری اور تحریری ثبوت، تاریخی اخباروں میں چھپے ہوئے ان واقعات پر مبنی نقش دیواروں پر بڑی خوبصورتی سے آویزاں تھے۔ نمائش ایک بل کھاتی ہوئی گزر گاہ کی شکل میں ترتیب دی گئی تھی جس میں داخل ہونے کے بعد شیشے کے شوکیسز میں سجی ہوئی نادر و بابرکت اشیاء دیکھتے ہوئے اور دیواروں پر موجود خوبصورتی سے لگائی گئی خلافت احمدیہ کی پُر وقار تاریخ کو ملاحظہ کرتے ہوئے انسان خود کو بھی اسی دنیا کا حصہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ جماعت کے کوڈ نمبر والا شناختی کارڈ پورے جلسہ کے دوران پہنے رکھا تھا لیکن اس تاریخی کہکشاں میں سے گزرتے ہوئے اس وابستگی میں اور بھی اضافہ محسوس ہوا۔ جہاں اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا خیال آیا وہاں یہ احساسِ تشکر بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کے تابناک روحانی سلسلہ سے، اس حبل اللہ سے منسلک ہونے کی سعادت بخشی ہے جو خدا تعالیٰ سے ہمارے تعلق کو مضبوطی عطا کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بابرکت دَور کی جھلکیوں کے بعد خلفائے کرام کے تابناک دَور کی کاوشوں اور کامیابیوں کی کہانیاں ترتیب وار سجی ہوئی تھیں۔ الہامات کی مصداق ہستیوں اور واقعات کی تصاویر۔ ان بے شمار تصاویر اور نادر اشیاء میں سے یہاں صرف چند ایک کا ذکر قارئین کی نظر ہے:

1882ء میں دیکھے جانے والے شہب ثاقب کی شبیہ اور ایک خط، اس شہب ثاقب کا تعلق صداقتِ حضرت مسیح موعودؑ سے ہے،

THE GREAT COMET (1882)
The Great Comet and a personal letter regarding The Great Comet

POSTCARDS OF THE S.S. HAVERFORD
The ship that Mufti Muhammad Sadiq[ra] traveled into the United States
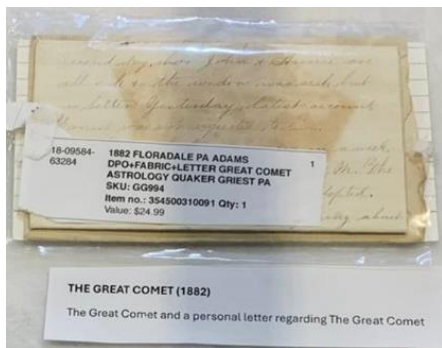
پوسٹ کارڈ مع تصویر دی ایس ایس ہیور فورڈ، وہ بحری جہاز جس میں حضرت مفتی محمد صادقؓ نے امریکہ آنے کے لیے سفر کیا، کیمڈن، نیو جرسی کا وہ حراستی مرکز جہاں حضرت مفتی محمد صادقؓ کو امریکہ میں داخل ہونے پر قید میں رکھا گیا۔

معاندِ احمدیت، ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کا جاری کردہ سکہ جو صیحون شہر میں استعمال ہوتا تھا اور اس زمانے کی ڈاک کی چند ٹکٹیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ Teachings of Islam؛ کا نسخہ جو 1910ء میں شائع ہوا تھا۔ The Unknown Life of Jusus Christ by Notovith یہ ایک عیسائی مصنف کی کتاب ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے اس دَور کا ذکر ہے جس کے بارے کتابوں میں زیادہ معلومات نہیں ملتیں۔ یہ کتاب جماعتِ احمدیہ کے نظریات کی تائید کرتی ہے۔ Life of Muhammad by Sufi M. R. Bengalee یہ امریکہ جماعت کی پہلی اشاعت ہے جسے مربی سلسلہ مکرم مطیع الرحمٰن بنگالی نے تصنیف کیا تھا۔
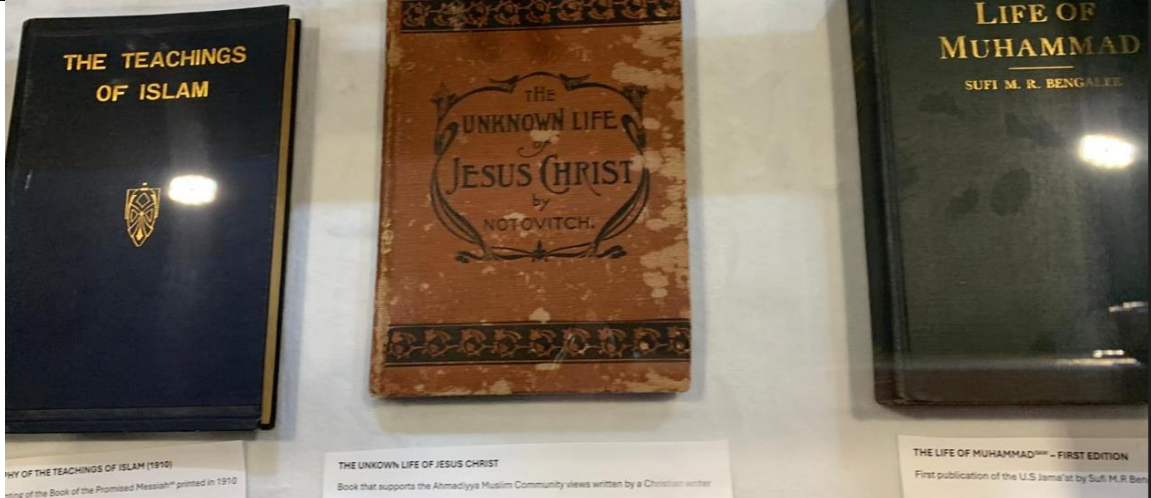
جماعتِ احمدیہ کے دعاوی کی تائید میں واقعات کی خبروں پر مبنی اخبارات؛ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک معاند ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کا جاری کردہ سکّہ، اس دَور کی ڈاک کی ٹکٹیں، ویمبلے کانفرنس 1924ء کا اعزازی plaque۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بابرکت کوٹ جسے آپ اکثر زیبِ تن فرمایا کرتے تھے۔ اس کوٹ کو غور سے دیکھنے پر اس پر مہندی کے نشان نظر آتے ہیں جو آپؑ اپنے بالوں کے لیے استعمال فرماتے تھے۔ (یہ کوٹ صاحبزادی امۃ المعیز بیگم اہلیہ مکرم منظور رحمٰن آف نارتھ ورجینیا کی ملکیت ہے۔ آپ صاحبزادہ مرزا داؤد احمد کی بیٹی، حضرت مرزا شریف احمدؓ کی گرینڈ ڈاٹر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گریٹ گرینڈ ڈاٹر ہیں)۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی دورِ خلافت کی تاریخی تصاویر، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے مبارک دوروں کی سفری دستاویزات جن میں ہجرتِ پاکستان کے سفر کا بورڈنگ پاس بھی شامل تھا اور آپ کی تاریخی اہمیت کی حامل استعمال شدہ اشیاء بھی ایک شوکیس میں رکھی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دستخط شدہ باسکٹ بال، خلفائے کرام کی مختلف ادوار کی پُرنور تصاویر، سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف سکیموں اور ویب سائٹس کے اجراء سے متعلق تصاویر، عالمی شخصیات سے ملاقات کی تصاویر وغیرہ۔

اس نمائش کی خوبصورتی کو چار چاند لگانے والے مقدس بستی قادیان دارالامان کی جماعتی عمارات و مسجد اور مینارۃ المسیح کے Replica تھے جنہیں اس نمائش کی بیرونی حصہ میں دیوار گیر سائز میں خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ ان چیزوں کی خوبصورتی کو الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ خود دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

اگر سوچیں کہ جلسہ کیسا تھا تو جلسہ کے پر مسرت شب و روز، جلسہ کا پروگرام سارا ہی روحانی ترقیات کے سامان سے بھرا ہؤا تھا۔ قرآن و حدیث کی تعلیمات، حضرت مسیح موعودؑ کے نصائح، مقررین کی تقاریر میں اصلاح اور تربیت کی یاددہانیاں اور گُر الغرض جلسہ پر سنا گیا ایک ایک لفظ ہمارے فائدہ کے لیے تھا۔ اور اگر کوئی پوچھے کہ جلسہ میں سب سے اچھا کیا لگا تو پورے جلسہ سے گھوم پھر کر سوچ کی نظر نمائش کی نادر اشیاء اور تصاویر پر جا ٹھہرتی ہے جن میں متبرک کوٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سب سے منفرد و ممتاز ہے۔ ہمیں خدا کے اس فرستادہ کا دیدار تو نصیب نہیں ہؤا لیکن ان کی ذاتِ اقدس سے منسوب تبرّکات کو دیکھنے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس نمائش کا مشاہدہ کرنے والے ہر شخص کو شاید ایسے ہی محسوس ہؤا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ تمام منتظمینِ جلسہ کو جزائے خیر دے۔ ہمیں بانیٔ جماعت احمدیہ اور خلفائے عظام سلسلہ کی تصاویر اور نوادرات سے محبت سے کہیں زیادہ ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی توفیق ملے، آمین۔

(رپورٹ: حسنیٰ مقبول احمد)

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂِ چشم آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتح اسلام
- ☐ توضیح مرام
- ☐ ازالہ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکات الدعا
- ☐ حُجّۃ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُ الحق دو حصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُ الحق
- ☐ نورُ القرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجام آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیم دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2024ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری یکم جنوری۔پیر	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
5-14 جنوری، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیّت	شعبہ وصایا	جماعت
6-7 جنوری، ہفتہ تا اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو 2023ء، منصوبے 2024ء	لوکل و تنظیمیں	جماعت
6 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
12-14 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈر شپ کانفرنس	مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الاکرام، ڈیلس
14 جنوری، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
15 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے، لونگ ویک اینڈ	ریجنل	وفاقی تعطیل
20 جنوری، ہفتہ	نیشنل واقفینِ نَو (طلباء) نیشنل کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ساؤتھ ورجینیا
21 جنوری، اتوار	نیشنل واقفاتِ نَو۔نیشنل کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ساؤتھ ورجینیا
21 جنوری، اتوار	سیرۃ النبی ﷺ ڈے	ریجنل	جماعت
27 جنوری، ہفتہ	نیشنل تقسیم تبلیغی لٹریچر (Flyer Distribution)	شعبہ وقفِ نَو اور شعبہ تبلیغ	جماعت
28 جنوری، اتوار	نیشنل امورِ خارجیہ سیمینار	شعبہ امورِ خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
29 جنوری، پیر	ڈے آن دی ہل (Day on the Hill)	شعبہ امورِ خارجیہ	واشنگٹن ڈی سی
فروری 1-10 فروری، جمعرات تا ہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	سیاٹل، واشنگٹن
3-4 فروری، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
9 فروری، جمعہ	نیشنل تبلیغ اور میڈیا ٹریننگ	تنظیم لجنہ اماء اللہ	ورچوئل میٹنگ
11 فروری، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
11 فروری، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصایا	ویبینار (Webinar)
17 فروری، ہفتہ	عہد وقفِ نَو اور اس کے تقاضے، 7:30 EST بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	ویبینار (Webinar)
19 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25 فروری، اتوار	مصلح موعود ڈے	لوکل	جماعت
مارچ 1-10 مارچ، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصایا	جماعت
2 مارچ، ہفتہ	ریفریشر کورس 2024ء، دارالقضا، امریکہ	شعبہ دارالقضا	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
2-3 مارچ، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
2-3 مارچ، ہفتہ تا اتوار	مقامی اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
3 مارچ، اتوار	وقفِ جدید ویبینار، EST7 بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار (Webinar)
8-10 مارچ، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) کانفرنس (LMC)	لجنہ اماء اللہ	مسجد مبارک، نارتھ ورجینیا
9 مارچ، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
9-10مارچ،ہفتہ تااتوار	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	جماعت
10مارچ،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
12مارچ۔9اپریل،منگل تامنگل	رمضان المبارک	لوکل	جماعت
16مارچ،ہفتہ	وقفِ نَو اویرنَس ڈے (Awareness Day)،بوقت افطار	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	جماعت
17مارچ،اتوار	اپنی تاریخ جانیئے،Know Your History، 7:30-9 EST بجے شام	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
19-25مارچ،منگل تاپیر	رمضان تحریک جدید ہفتہ	شعبہ تحریک جدید	جماعت
24مارچ،اتوار	مسیح موعود ڈے	لوکل	جماعت
اپریل 1-10/ اپریل،پیر تابدھ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
6-7/ اپریل،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
10/ اپریل،بدھ	عیدالفطر	لوکل	**جماعت**
14/ اپریل،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
26-28/ اپریل،جمعہ تااتوار	مجلس شوریٰ، جماعت امریکہ	جنرل سیکرٹری دفتر	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
مئی 3-5 مئی،جمعہ تااتوار	ریجنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	ریجنل
4-5 مئی،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4 مئی،ہفتہ	واقفینِ نَو خود کو جماعت کی خدمت کے لیے کیسے تیار کرسکتے ہیں؟ 7:30 EST بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
12 مئی،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19 مئی،جمعہ تااتوار	باپوں اور لڑکوں کا جامعہ کینیڈا ٹرپ	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
18 مئی،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	بوسٹن، میساچیوسٹس
19 مئی،اتوار	خلافت ڈے	لوکل	جماعت
27 مئی،پیر	میموریل ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
جون 1-2 جون،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
1-2جون،ہفتہ تااتوار	لوکل خدام خلافت ڈے	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
1-10جون،ہفتہ تاپیر	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
7-16جون،جمعہ تااتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصایا	ویبینار(Webinar)
8جون،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/ زوم میٹنگ
9جون،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
15-16جون،جمعہ تااتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ(لوکل)	شعبہ تربیت	جماعت
16 جون،اتوار	اپنی تاریخ جانیئے،Know Your History، 7:30-9 EST بجے شام	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
17جون،پیر	عیدالاضحیٰ	لوکل	جماعت
22جون،ہفتہ	وقفِ نَو کا کردار اور ذمہ داریاں EST 9-7:30 بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	ویبینار(Webinar)
28-30جون،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ امریکہ	نیشنل	رچمنڈ،ورجینیا
جولائی 4جولائی،جمعرات	یومِ آزادی		وفاقی تعطیل
5-7جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ کینیڈا		
6-7 جولائی،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13 جولائی،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
14 جولائی،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
14-20 جولائی،اتوار تاہفتہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
26-28 جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ یوکے		
29جولائی تا8اِگست،پیر تاجمعرات	حفظ القرآن کیمپ	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	
اِگست 1-10 اگست، جمعرات تاہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3-4/اگست،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3/اگست،ہفتہ	وقفِ جدید ویبینار(Webinar)،7EST بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار(Webinar)
10/اگست،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
11/اگست،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
11/اگست،اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصیت	ویبینار(Webinar)
11-17/اگست،اتوار تاہفتہ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپس (طلباء وطالبات)	شعبہ وقفِ نَو	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ(طلباء) ساؤتھ ورجینیا،ورجینیا(طالبات)
22-23/اگست،جمعرات تاجمعہ	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
23-25/اگست،جمعہ تااتوار	نیشنل شوریٰ خدام الاحمدیہ	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
ستمبر 30/اگست تا یکم ستمبر،جمعہ تااتوار	MSLM24 کانفرنس	AAMS, AWSA,AMMA, IAAAE	آرلینڈو،فلوریڈا
31/اگست تا 2 ستمبر،ہفتہ تاپیر	لیبر ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
7-8ستمبر،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8ستمبر،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
13-22ستمبر،جمعہ تااتوار	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
14ستمبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	کولمبس،اوہائیو
15ستمبر،اتوار	قرآن اینڈ سائنس سمپوزیم،یوایس اے	AAMS	TBD
21ستمبر،ہفتہ	نیشنل تربیت اور طاہر اکیڈیمی کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
21-30 ستمبر، ہفتہ تا پیر	تحریکِ جدید عشرہ	شعبہ تحریکِ جدید	جماعت
22 ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے۔ 7:30-9:00 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
اکتوبر 1-10 / اکتوبر، منگل تا جمعرات	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
4-6 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	شورٰی انصاراللہ اور نیشنل اجتماع	نیشنل مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
5-6 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11-13 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12 / اکتوبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ساؤتھ ورجینیا
13 / اکتوبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
12-14 / اکتوبر، ہفتہ تا پیر	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
26-27 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار	نیشنل تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی	غیر فیصلہ کن
نومبر 2-3 نومبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 نومبر، اتوار	نیشنل ایجوکیشن ایکسیلنس ڈے	شعبہ تعلیم	جماعت
8-10 نومبر، جمعہ تا اتوار	مجلس شورٰی لجنہ اماء اللہ	لجنہ اماء اللہ	مسجد محمود، ڈیٹرائٹ، مشی گن
9 نومبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
10 نومبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
16 نومبر، جمعرات تا اتوار	ریجنل وقفِ نَو اجتماعات۔16 ریجنز	شعبہ ریجنل وقفِ نَو	جماعت
28 نومبر تا یکم دسمبر، جمعرات تا اتوار	تھینکس گوِنگ (Thanksgiving) لانگ وِیک اینڈ		وفاقی تعطیل
دسمبر 1-10 دسمبر، اتوار تا منگل	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
7-8 دسمبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
7 دسمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
7 دسمبر، ہفتہ	وقفِ جدید ویبینار (Webinar)، 7EST بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار (Webinar)
8 دسمبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
13-15 دسمبر، جمعہ تا اتوار	فضلِ عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
13-22 دسمبر، جمعہ تا اتوار	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
14 دسمبر، ہفتہ	جامعہ انسپیریشن، اورینٹیشن کیمپ اور ورچوئل اوپن ہاؤس	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔دورانیہ 3 گھنٹے
15 دسمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے۔ 7:30-9:00 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
15 دسمبر، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصیت	ویبینار (Webinar)
25 دسمبر، بدھ	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل
27-29 دسمبر، جمعہ تا اتوار	ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا

مجھے آپ کی تلاش ہے!

1. کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں۔ اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں۔
2. کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہار نفرت کیے بغیر نہ رہ سکیں۔
3. کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں۔ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں سارا سارا دن پھر سکتے ہیں۔ اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔
4. کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں جس کے معنی ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھے رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔
5. کیا آپ سفر کر سکتے ہیں۔ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مخالفوں میں ناواقفوں اور نا آشناؤں میں؟ دنوں، ہفتوں مہینوں؟
6. کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے وہ پہاڑوں کو کاٹنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کیلئے تیار ہو سکتے ہیں۔
7. کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں۔ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔
8. آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں، آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی۔
9. اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں مگر آپ ہیں کہاں خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان! ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں اپنے شہر میں اپنے محلہ میں اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہو گا۔

مرزا محمود احمدؓ

جلسہ سالانہ امریکہ ۲۰۲۴ء ۔ دوسرے دن کا منظر

جلسہ سالانہ امریکہ ۲۰۲۴ء ۔ ضیافت